Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ربوہ

روزنامہ

الفضل

مصلح موعود نمبر

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۷۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۱۶ صفر ۱۳۹۶ھ ؛ ۱۷ تبلیغ ۱۳۵۵ہش ؛ ۱۷ فروری ۱۹۷۶ء	نمبر ۳۹

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق خدائی بشارت کے الہامی الفاظ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا:۔

"......سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنمو ائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۶۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ تبلیغ ۱۳۵۵ھش
۱۷ فروری ۱۹۷۶ء

اَن گنت بشارتوں کی آئینہ دار پیشگوئی

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جو عرفِ عام میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے ایک نہایت ہی مہتم بالشان پیشگوئی ہے۔ یہ اپنے الہامی الفاظ کی رُو سے ایک نہیں بلکہ بہت سی پیشگوئیوں اور بشارتوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بعض پیشگوئیوں اور بشارتوں کا تعلق مصلح موعود کی ذات کے ساتھ ہے بعض کا تعلق مصلح موعود کے کارناموں کے ساتھ ہے بعض کا تعلق غلبہ اسلام پر منتج ہونے والے انقلابات سے ہے اور بعض کا تعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کو پیش آنے والے واقعات اور اس کو ملنے والی رفیع الشان ترقیات سے ہے۔ الغرض یہ ایک ایسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو بے شمار پیشگوئیوں کی جامع اور اَن گنت بشارتوں کی آئینہ دار ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ پیشگوئیاں اور بشارتیں مسلسل پوری ہوتی چلی آرہی ہیں اور آئندہ بھی پوری ہوتی چلی جائیں گی تا آنکہ اسلام کے پورے کرۂ ارض پر غالب آنے سے بحر و بر کی تمام ظلمتیں دُور ہو جائیں گی اور خشکی اور تری اپنے رب کے نُور سے جگمگا اُٹھے گی اور تمام نسلِ انسانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوگی۔

بہت سی پیشگوئیوں کی جامع اور اَن گنت بشارات کی آئینہ دار اس عظیم الشان پیشگوئی کے واضح طور پر دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا پر ختم ہوتا ہے۔ اس کا تعلق تمام تر مصلح موعود کی ذات، اس کی صفات اور عظیم الشان کارناموں سے ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ایک لفظ اس کے اصلی اور حقیقی مصداق سیدنا حضرت المصلح الموعود میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ والا صفات میں بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا۔ آپ قدرت اور رحمت اور قربت نیز فضل اور احسان کا نشان تھے۔ آپ کے وجودِ باجود کی شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فتح و ظفر کی کلید عطا کی گئی۔ آپ کے ذریعہ سے انہیں جو زندگی کے خواہاں تھے موت کے پنجہ سے نجات ملی اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے تھے باہر آئے۔ آپ کے ذریعہ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا۔ آپ کے ذریعہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آیا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ آپ کے ذریعہ اقوامِ عالم کے نیک فطرت لوگ بصیرت کے رنگ میں اس حقیقتِ عظمیٰ پر ایمان لائے کہ خدا قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور ان کے دل اس یقین سے مالا مال ہوئے کہ خدا تعالیٰ حضور علیہ السلام کے ساتھ ہے اور وہ جو خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے تھے انہیں ایک کھلی نشانی ملی اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوئی۔ آپ ہی صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ثابت ہوئے۔ آپ ہی نے اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کیا۔ آپ ہی کلمۃ اللہ تھے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے آپ کو اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا تھا۔ آپ سخت ذہین و فہیم اور دل کے حلیم تھے اور خدا نے آپ کو علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا۔ آپ ہی تین کو چار کرنے والے بنے۔ آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ فرزند دلبند گرامی ارجمند ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے حسبِ بشارت مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء بنایا اور آپ کا آنا کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ کا مصداق ثابت ہوا۔ آپ کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب تھا۔ آپ کے وجود میں وہ نور ظاہر ہوا جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ خدا نے آپ میں اپنی روح ڈالی اور خدا کا سایہ آپ کے سر پر قائم و دائم رہا۔ آپ جلد جلد بڑھے اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوئے۔ آپ کو زمین کے کناروں تک شہرت ملی اور قوموں نے آپ سے برکت پائی اور تب آپ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ یہ وہ بدیہی حقیقتیں ہیں جن کے اقوامِ شرق و غرب کے وہ لاکھوں خوش نصیب افراد معترف ہیں جنہیں آپ کے ذریعہ رستگاری نصیب ہوئی اور نئی زندگی ملی۔ الغرض جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پسرِ موعود اور پیشگوئی مصلح موعود کے اصلی اور حقیقی مصداق ہیں۔ اس کی جملہ علامات آپ کے وجودِ باجود میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں۔ آپ کے سوا اور کوئی نہیں جس نے کسی آئندہ زمانہ میں اس پیشگوئی کا مصداق بننا ہو۔

البتہ چونکہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکاتِ خاصّہ نے آپ کے اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھائے جانے اور وصال پانے کے بعد بھی جاری رہنا تھا اور اس پیشگوئی کے اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات نے بعد کے زمانوں میں بھی ظاہر ہونا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے آخر میں اس کے دوسرے حصہ کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات سے بھی آگاہ فرمایا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے ان کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا:-

"پھر خدائے کریم جلّ شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتینِ مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا ... تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلا لوں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا ... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اوّل)

پیشگوئی کا یہ حصہ ان بشارتوں پر مشتمل ہے جنہوں نے صرف مصلح موعود کے اپنے زمانہ میں ہی پورا نہیں ہونا تھا بلکہ بعد میں بھی اسی شان و شوکت کے ساتھ پورا ہوتے چلے جانا تھا۔ چنانچہ یہ بشارات سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس و بابرکت دَور میں بھی پوری ہوئیں اور اب نافلہ موعود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نئے مقدس و مبارک عہد میں بھی مسلسل پوری ہو رہی ہیں اور دنیا اس عظیم الشان پیشگوئی کے اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات سے مسلسل فیضیاب ہوتی چلی آ رہی ہے کیونکہ نافلہ موعود کو حسبِ بشارات مصلح موعود کی صفاتِ خاصّہ اور روحانی برکات سے حصّہ وافر عطا ہوا ہے اور نافلہ موعود کا زمانہ بھی مصلح موعود کا ہی زمانہ ہے اور اس کو ممتد کرنے کا موجب ہوا ہے۔ اس نئے مبارک و مقدس زمانہ میں بھی اسلام کا پیغام مشرق و مغرب کے دُور دراز علاقوں میں پہنچ رہا ہے، اقوامِ عالم کی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت عمل میں آ رہی ہے، نئی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں، نئے سکولوں اور نئے ہسپتالوں کے قیام کے ذریعہ نوعِ انسان کی بے لوث خدمت کا سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے، خدا کی راہ میں جانیں اور اموال پیش کرنے کے ذریعہ قربانی و ایثار کی نئی درخشندہ مثالیں منصّۂ شہود پر آ رہی ہیں اور دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کے آثار نمایاں سے نمایاں تر ہوتے جا رہے ہیں اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہرت زمین کے کناروں تک پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

نیز پیشگوئی کے بموجب جس طرح پہلے ظلمتیں ظاہر ہونے کے بعد دُور ہوئی تھیں اب بھی ظلمتیں ظاہر ہو ہو کر چھٹتی چلی جا رہی ہیں اور اس کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم بحمد اللہ تعالیٰ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ موجودہ حالات بھی پیشگوئی کے بموجب ہی رونما ہوئے ہیں اور ان کے بعد بھی نفوس و اموال میں برکت اور کثرت کا زمانہ آئے گا اور ضرور آئے گا اور اسلام دنیا میں غالب آ کر رہے گا اور مخالف اسلام طاقتیں اپنی تمام تر مخالفتوں کے باوجود غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو ناکام کرنے کی کوششوں میں خود ناکام رہیں گی اور دنیا سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس پیشگوئی کا مشاہدہ کرتی چلی جائے گی کہ:-

"میں اسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام ہمیشہ دنیا میں قائم رہے گا اور گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔"

(بحوالہ ٹریکٹ "روح پرور خطاب" شائع کردہ نظارت اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت

اور

اُسکی پیدائش کی میعاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک رُوح کو واپس منگوایا جاوے ... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت رُوح کے بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتٰی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے مُردوں کی بھی رُوح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک رُوح ہی منگائی گئی ہے مگر ان رُوحوں اور اس رُوح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء بحوالہ تبلیغ رسالت)

مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد

مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پا کر نو برس مقرر فرمائی چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء ... میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصے کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

"جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۷۶)

"وہ ... خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

(سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۶ء صفحہ ۷ حاشیہ)

"میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدّتِ مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزّوجلّ اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

"بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جنابِ الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدّتِ حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۷۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا"

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی غیر معمولی فہم و فراست کی چند درخشاں مثالیں

(شیخ خورشید احمد)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصلح موعود کی جو عظیم بشارت دی اس میں دیگر علامات کے علاوہ ایک یہ علامت بھی بتائی گئی تھی کہ

"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا"

دیگر تمام علامات کی طرح یہ علامت بھی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت اور مقدس وجود میں حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی۔ حضور کے اکاون سالہ مبارک عہد خلافت کا ایک ایک دن اور ایک ایک لمحہ اس امر کا حتمی ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے حضور کو غیر معمولی فہم و فراست عطا فرمائی اور حضور نے اس خداداد فہم و فراست کو ہمیشہ اسلام کی سربلندی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے استحکام اور ترقی کے لئے وقف رکھا اور اس کے نتیجہ میں ہر مخلص احمدی نے یہ مشاہدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضل جماعت پر نازل ہوتے رہے۔ ہر آڑے وقت میں وہ مدد کرتا رہا اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت کے نشانات ظاہر کرتا رہا۔ ذالك فضل اللّٰه یؤتیه من یشاء۔

بطور نمونہ اس سلسلے میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن سے ثابت ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ علامت کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی میں عظیم الشان طریق سے پوری ہوئی۔

خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام کا ایک واقعہ

حضور رضی اللہ عنہ کے عہدۂ خلافت پر فائز ہونے کے ساتھ ہی حضور کے "سخت ذہین و فہیم" ہونے کا ثبوت ملنے لگا چنانچہ ابتدائی ایام خلافت کا یہ واقعہ ہے کہ امریکہ کا ایک بہت بڑا اور مشہور پادری جو اپنے علم و فضل پر بہت نازاں تھا قادیان آیا اور یہاں پہنچ کر اس نے چند اہم مذہبی سوالات پیش کئے اور کہا کہ

"میں امریکہ سے چل کر یہاں آیا ہوں۔ میں نے مسلمانوں کی ہر مجلس میں ان سوالات کو دہرایا ہے مگر آج تک مسلمانوں کا بڑے سے بڑا عالم اور فاضل بھی ان سوالات کا تسلی بخش جواب نہیں دے سکا۔ میں ان سوالات کو آپ کے خلیفہ صاحب کے سامنے پیش کرنے کے لئے خاص طور پر یہاں آیا ہوں"

اس واقعہ کی روایت کرنے والے صاحب بیان کرتے ہیں کہ:-

"سوالات اتنے پیچیدہ اور عجیب قسم کے تھے کہ انہیں سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت صاحب چونکہ ابھی بالکل نوجوان ہیں اور الہیات کی کوئی باقاعدہ تعلیم بھی انہوں نے نہیں پائی۔ عمر بھی پختہ نہیں ہے اور واقفیت بھی ابھی بہت تھوڑی ہے لہذا وہ ان سوالوں کا جواب نہیں دے سکیں گے اور اس طرح سلسلہ احمدیہ کی بدنامی اور سبکی ہوگی ... اس صورت حال سے میں کافی پریشان ہوا۔ میں نے اس بات کی کوشش کی کہ وہ امریکن پادری حضرت صاحب سے نہ ملے اور ویسے ہی واپس چلا جائے ... مگر وہ امریکن اسی بات پر مصر رہا کہ میں ضرور خلیفہ صاحب سے مل کر ہی جاؤں گا۔ ناچار میں گیا اور میں نے حضرت صاحب سے کہا کہ ایک امریکن پادری آیا ہے اور وہ آپ سے کچھ سوالات پوچھنا چاہتا ہے اب کیا کریں؟ اس پر حضرت صاحب نے بغیر کسی توقف کے بلا تامل فرمایا کہ لے آؤ۔ ناچار میں اسے لے کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا ... امریکن پادری نے کچھ رسمی گفتگو کے بعد اپنے سوالات حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کئے ... حضرت صاحب نے نہایت سکون کے ساتھ ان سب سوالات کو سنا اور پھر فوراً ان کے ایسے تسلی بخش جواب دیئے کہ میں حیران رہ گیا۔ مجھے ہرگز یقین نہ تھا کہ ان سوالوں کے حضرت صاحب ایسے پُر معارف اور بے نظیر جواب دے سکیں گے ... امریکن پادری بھی حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ

میں نے آج تک ایسی معقول گفتگو اور ایسی مدلل تقریر کسی اور مسلمان کے منہ سے نہیں سنی معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خلیفہ بہت بڑا سکالر ہے اور مذاہب عالم پر اس کی نظر بڑی ہی گہری ہے۔

یہ کہہ کر اس نے بڑے ادب کے ساتھ حضرت صاحب کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور پھر واپس چلا گیا۔"

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۱۸۱)

یوم سیرۃ النبی منانے کی عظیم تحریک

آج ہمارے ملک میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور حضورؐ کے فضائل و مناقب کا خدا کے فضل سے کافی چرچا ہے چنانچہ میلاد النبیؐ کی تقریب پر بکثرت سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اخبارات خاص نمبر نکالتے ہیں اور اس موضوع پر ریڈیو اور ٹیلیویژن پر بھی تقاریر ہوتی ہیں۔ لیکن یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اس حد درجہ مبارک اور مقدس مہم کا آغاز برصغیر ہندوپاک میں اجتماعی رنگ میں پہلی مرتبہ جس مقدس وجود نے کیا تھا وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا وجود تھا۔ آپ کی غیر معمولی فراست نے بھانپ لیا تھا کہ ملک میں یوم سیرۃ النبیؐ کو اجتماعی رنگ میں منانا کتنا ضروری اور اہم ہے چنانچہ آج سے انچاس سال قبل ۱۹۲۷ء

> اللہ تعالیٰ نے مصلح موعودؓ کی ایک علامت یہ بتائی تھی کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا"۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اکاون سالہ مبارک عہد خلافت کا ایک ایک دن اور ایک ایک لمحہ اس امر کا حتمی ثبوت ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے حضور کو غیر معمولی فہم و فراست عطا فرمائی اور حضور نے اس خداداد فہم و فراست کو ہمیشہ اسلام کی سربلندی اور سلسلہ احمدیہ کے استحکام کے لئے وقف رکھا اور اس کے نتیجہ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے نشانات دکھاتا رہا۔

جب بعض گندہ دہن آریوں کی طرف سے بدنام زمانہ کتاب "رنگیلا رسول" اور رسوائے زمانہ رسالہ "ورتمان" کی اشاعت کی گئی اور ان میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گالیوں اور گستاخیوں کو انتہا تک پہنچا دیا گیا اور اس کے نتیجہ میں ملک ہندو مسلم فسادات کی زد میں آ گیا تو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس صورت حال کے خطرات و عواقب کو بھانپ کر اس کے مستقل اور دیرپا حل کے طور پر یہ تجویز فرمائی کہ ملک میں اجتماعی رنگ میں یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا جائے اور اس دن وسیع پیمانے پر ایسے جلسوں کا اہتمام کیا جائے جن میں نہ صرف مسلمان بلکہ شریف الطبع غیر مسلم بھی شامل ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب و فضائل بیان کریں اور اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور آپؐ کے اخلاق فاضلہ کے کامل اور عدیم النظیر نمونہ کا ملک میں وسیع پیمانہ پر چرچا کیا جائے۔

جب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس مبارک مہم کا آغاز فرمایا اس وقت سوائے مولود شریف کی محدود مجالس کے سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا مسلمانوں میں کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا تھا لیکن حضور کی اس مہم کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔ حضور نے اس مہم کا آغاز کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر

"لوگوں کو حملہ کرنے کی جرأت اس لئے ہوتی ہے کہ وہ آپؐ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں یا اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگ ناواقف ہیں اور اس کا ایک ہی علاج ہے جو یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح پر اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کثرت سے اور اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دئیے جائیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپؐ کے حالاتِ زندگی اور آپؐ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے۔"

چنانچہ اس کے لئے آپ نے یہ تجویز فرمایا کہ:۔

"سارے ہندوستان کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنا ہمارا فرض ہے اس کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے اہم شعبوں کو لے لیا جائے اور ہر سال خاص انتظام کے ماتحت سارے ہندوستان میں ایک ہی دن ان پر روشنی ڈالی جائے تاکہ سارے ملک میں شور مچ جائے اور غافل لوگ بیدار ہو جائیں۔"

(الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۲۸ء)

چنانچہ اس کے لئے حضور نے ۱۷ جون ۱۹۲۸ء کا دن مقرر فرمایا۔ ملک کی تاریخ میں یہ پہلا یومِ سیرۃ النبیؐ تھا جو بڑے اہتمام کے ساتھ پورے ملک میں منایا گیا اور جس میں نہ صرف ہر فرقہ اور ہر مکتبِ خیال کے مسلمان زعماء نے بصد شوق حصہ لیا بلکہ سنجیدہ طبع غیر مسلموں نے بھی بکثرت شرکت کی اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب کو سُنا اور آپؐ کو ہدیۂ عقیدت و خلوص پیش کیا۔

یہ پہلا یوم سیرۃ النبیؐ تھا جو پورے ملک میں منایا گیا۔ اس دن جو جلسے ملک کے طول و عرض میں منعقد ہوئے وہ اتنے کامیاب تھے کہ ملکی اخبارات نے بیک زبان ہو کر یہ اعتراف کیا کہ:۔

"ہندوستان میں یہ تاریخ ہمیشہ زندہ رہے گی... ۱۷ جون کے جلسوں کی کامیابی پر ہم امام جماعتِ احمدیہ جناب مرزا محمود احمد صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔"

(اخبار مشرق گورکھپور ۲۱ جون ۱۹۲۸ء)

ہندوؤں کے خطرناک عزائم کے متعلق بروقت انتباہ

۱۹۲۸ء میں برِصغیر کی سیاست میں مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ اکثر مسلمان لیڈر اور زعماء ہندو اکثریت کے خطرناک عزائم اور ان کی اسلام دشمنی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے انکے ساتھ تعاون پر آمادہ تھے اور ان کے مطالبہ مخلوط انتخاب پر رضامند ہو گئے تھے حالانکہ جیسا کہ بعد کے حالات نے بتا دیا ایسا کرنا مسلمانوں کے حق میں سخت مُضر تھا۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خداداد ذہانت اور فراست نے آنے والے خطرات کو بھانپ لیا چنانچہ آپ نے بروقت مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ

"جو چیز مجھ پر گراں گذرتی ہے اور میرے دل کو بٹھائے دیتی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے حقوق لئے بغیر آئندہ طریق حکومت پر راضی ہو جائیں اس کے نتائج نہایت تلخ اور نہایت خطرناک ہوں گے مسلمانوں کو چاہئیے کہ... وہ کسی صورت میں بھی سمجھوتے پر راضی نہ ہوں ورنہ جو خطرناک صورت پیدا ہوگی اس کا تصور کر کے بھی دل کانپتا ہے۔"

(مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ صفحہ ۳۵)

بعد کے واقعات اور حالات نے بتا دیا کہ حضور کی یہ رائے کتنی صحیح اور درست تھی۔ چنانچہ مسلمانوں نے ہندو اکثریت کے عزائم کو بھانپ لیا اور وہ اپنے جداگانہ حقوق کی حفاظت کے لئے ڈٹ گئے جس کے نتیجہ میں بالآخر پاکستان قائم ہوا۔

جماعت کو مستقبل میں پیش آنیوالے خطرات

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خداداد فراست و ذہانت کا ایک عظیم ثبوت یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ گزشتہ چند سالوں میں جن نازک حالات میں سے گزر رہی ہے اور جن جن حالات سے وہ دوچار ہو رہی ہے انہیں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی فراست نے آج سے برسوں قبل اُس وقت بھانپ لیا تھا جبکہ وہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آ سکتے تھے۔ بطور نمونہ حضور کے ارشادات کے دو اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں انہیں پڑھئے اور پھر خود اندازہ لگائیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو کتنی عظیم فراست عطا فرمائی تھی۔

حضور نے پاکستان میں ہجرت کے معاً بعد آج سے ستائیس سال قبل ۱۹۴۹ء میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارے لئے مشکلات بھی ہیں۔ ہمارے راستے میں روکیں بھی ہیں۔ ہمارے سامنے دشمنیاں اور عداوتیں بھی ہیں لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور انسانی عقل اور انسانی تدبیر آخر بیکار ہو کر رہ جاتی ہے... ہم اپنی روحانی آنکھوں سے وہ چیز دیکھ رہے ہیں جو دنیا کو نظر نہیں آتی۔ ہم اپنی کمزوریوں کو بھی جانتے ہیں، ہم مشکلات کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے راستہ میں حائل ہیں۔ ہم مخالفت کے اس اتار چڑھاؤ کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے سامنے آنے والا ہے۔ ہم ان فتنوں اور غارتوں کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پیش آنے والے ہیں...

ہم ان جسمانی اور مالی اور سیاسی مشکلات کو بھی دیکھتے ہیں جو ہمارے سامنے رونما ہونے والی ہیں مگر ان سب دھندلکوں میں سے پار ہوتی ہوئی اور ان سب تاریکیوں کے پیچھے ہماری نگاہ اس اونچے اور بلند تر جھنڈے کو بھی انتہائی شان و شوکت کے ساتھ لہراتا ہوا دیکھ رہی ہے جس کے نیچے ایک دن ساری دنیا پناہ لینے پر مجبور ہوگی۔ یہ جھنڈا خدا کا ہوگا، یہ جھنڈا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا۔ یہ سب کچھ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا بے شک دنیوی مصائب کے وقت کئی اپنے بھی یہ کہہ اٹھیں گے کہ ہم نے کیا سمجھا تھا اور کیا ہو گیا مگر یہ سب چیزیں مٹتی چلی جائیں گی مٹتی چلی جائیں گی اور آخر وہی ہوگا جو خدا نے چاہا۔ وہ نہیں ہوگا جو دنیا نے چاہا۔"

(الفضل ۱۲ مئی ۱۹۴۹ء)

"یقیناً ایک دن ہمارے مخالف ہمیں کچلنے کی کوشش کریں گے اور چاہیں گے کہ اس کانٹے کو اسی رستہ سے ہٹا دیا جائے۔ مگر جب ایسا وقت آئے گا تو کیا وہ لوگ جو اب اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی بطور چندہ نہیں دیتے اس وقت سینکڑوں روپے ماہوار کی آمد کو چھوڑ دینگے؟ جماعت پر جب بھی ایسا وقت آئیگا وہ اپنے آپ کو غیر احمدی کہنا شروع کر دیں گے اور اپنے دلوں کو اس طرح تسلی دے لیں گے کہ خدا تعالیٰ تو عالم الغیب ہے وہ تو جانتا ہے کہ ہم دل سے احمدی ہیں۔ اس وقت جماعت کا کتنا حصہ ہوگا جو باقی رہ جائے گا اور کہے گا کہ اچھا تم ہمیں مارنا چاہتے ہو تو مارتے جاؤ ملازمتوں سے الگ کرنا چاہتے ہو تو الگ کر دو۔ ملک بدر کرتے ہو تو ملک بدر کر دو، جیل خانوں میں ڈالتے ہو تو جیل خانوں میں ڈال دو... تم پھانسی دیتے ہو تو دیدو ہم پھانسی کے تختہ پر بھی نعرہ ہائے تکبیر بلند کریں گے۔ جب جماعت میں ایسا رنگ پیدا ہو جائے گا تو پھر وہی افسر جو ملک بدر کرنے پر مامور ہوں گے۔ اسی طرح جیل خانوں کے افسر اور جلّاد وغیرہ سب احمدیت قبول کر لیں گے کہ احمدیہ جماعت واقعی انہی جماعتوں کا رنگ رکھتی ہے لیکن جو شخص ابھی سے اپنے آپ کو اُس گھڑی کے لئے تیار نہیں کرتا اس سے ہم کیسے امید کر سکتے ہیں کہ وہ وقت آنے پر ثابت قدم رہے گا۔ بے شک جماعت میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اپنی دنیوی جائدادوں اور اپنی آمدنیوں پر لات مار کر دین کی خدمت کے لئے آ گئے ہیں مگر پھر بھی جماعت کا ایک حصہ سُست اور غافل ہے۔"

(الفضل ۵ اگست ۱۹۴۹ء)

خدام الاحمدیہ کی تنظیم

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیر معمولی خداداد فہم و فراست کا ایک زندہ اور جیتا جاگتا ثبوت مجلس خدام الاحمدیہ کی وہ عظیم تنظیم ہے جس نے احمدی نوجوانوں کو ایک لڑی میں منسلک کر کے ان کے قلوب میں دین کی خدمت کی تڑپ پیدا کی۔ انہیں سلسلہ کے کاموں کی ایسے رنگ میں ٹریننگ دی کہ وہ وقت آنے پر نسلاً بعد نسلٍ نہایت کامیابی کے ساتھ سلسلہ کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہوتے چلے گئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے اڑتیس برس قبل احمدی نوجوانوں کی اس تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اس موقع پر حضور نے جماعت کے لئے مستقبل میں پیدا ہونے والے متوقع خطرات اور ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک ایک چیز کا اجمالی علم میرے ذہن میں موجود ہے اور اسی کا ایک حصہ خدام الاحمدیہ ہیں۔ درحقیقت یہ روحانی ٹریننگ اور روحانی تعلیم و تربیت ہے... بے شک وہ لوگ جو ان باتوں سے واقف نہیں وہ میری ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے کیونکہ ہر شخص قبل از وقت ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے وہ اپنے کسی بندے کو دیتا ہے... آج نوجوانوں کی ٹریننگ کا زمانہ ہے... ٹریننگ کا زمانہ خاموشی کا زمانہ ہوتا ہے لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ کچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہو رہا مگر جب قوم تربیت پاکر عمل کے میدان میں نکل کھڑی ہوتی ہے تو پھر دُنیا انجام دیکھنے لگ جاتی ہے۔ درحقیقت ایک ایسی زندہ قوم جو ایک ہاتھ کے اُٹھنے پر اُٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے دُنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے۔"

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

حضور نے خدام الاحمدیہ کی بنیاد کی غرض و غایت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دُنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

حضور نے خدام الاحمدیہ کا جو لائحہ عمل تجویز فرمایا اس میں یہ امور شامل ہیں:۔

۱۔ اسلام اور احمدیت کے لئے اپنے دلوں میں احترام کا جذبہ قائم رہے۔
۲۔ استقلال کا مادہ پیدا ہو۔
۳۔ محنت کی عادت۔
۴۔ اجتہادات اور قیاسات سے کام لینے سے اجتناب۔
۵۔ وسعتِ نظر پیدا ہو۔
۶۔ حالاتِ حاضرہ سے گہری واقفیت۔
۷۔ دیانت کی رُوح قائم ہو۔
۸۔ خدمتِ خلق کے کاموں میں حصہ لیا جائے۔
۹۔ سچائی اختیار کی جائے۔
۱۰۔ اپنے مقصود کو ہر وقت اپنے سامنے رکھا جائے۔
۱۱۔ اپنے آپ کو کام کے نتائج کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔
۱۲۔ اگر کوئی قصور ہو تو سزا برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔
۱۳۔ اپنے ماحول کی اصلاح کی جائے۔
۱۴۔ اطاعت کی رُوح بیدار رہے۔
۱۵۔ ہمیشہ اس امر کا خیال رکھا جائے کہ جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے یا نہیں۔

یہ نہایت جامع و مانع لائحہ عمل اور پھر حضور کی طرف سے نہایت بالغ نظری کے ساتھ اس تنظیم کی نگرانی اور قدم قدم پر راہنمائی اور اس کے نتیجہ میں اس مجلس نے جماعتی اور دینی کاموں میں جو نہایت اہم کردار ادا کیا اور جس طرح آج تک وہ جماعت کے نوجوانوں کی تربیت اور جماعتی کاموں کی سرانجام دہی کے سلسلے میں شاندار خدمات سرانجام دے رہی ہے یہ جملہ امور حضور رضی اللہ عنہ کی غیر معمولی فہم و فراست کا ایک زندہ اور فعال ثبوت ہیں جن سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" کتنی شان کے ساتھ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بابرکت وجود میں پورا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں اور بے حد و حساب فضل نازل فرمائے اس بابرکت وجود پر جس کی زندگی کا ہر لمحہ دین کی سربلندی اور ہماری بہتری کے لئے صرف ہوا۔ اللّٰھم آمین

اسلام کی عمارت کی تکمیل

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں جو... قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑے ہونے کا موقع نہیں ملے گا۔ جو خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے اور خوشی کے ساتھ اپنے آپکو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے اور وہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی جماعتوں میں لکھے جائیں گے اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سُرخرو ہوں گے کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔"

(الفضل ۱۷ دسمبر ۱۹۴۷ء)

در شانِ حضرت مصلح موعودؓ

خدا اماں بدہد از نگاہِ چشمِ حسود / بہ حسنِ کامل و احسانِ حضرتِ محمود
مطاعِ زمرۂ ایمانیان و مظہرِ حق / متاعِ شوکتِ اسلام و مصلحِ موعود
از و کمالِ جمال است از و جمالِ کمال / مثیلِ یوسف و دلبندِ مہدیٔ مسعود
زمانہ زندہ شد از فیض ہائے انفاسش / کہ ہست روحِ روان و جانِ بزمِ شہود
بلند طبع او خالی است از رسوم و ریا / چنانکہ آمدہ در وحیٔ مہدیٔ مسعود
"طریق زہد و تعبد ندانم اے زاہد / خدائے من قدمم راند بر رہِ داؤد"
زمانِ ملّتِ بیضا ز مہر او روشن / مکانِ ملّتِ احمد ز عزمِ او افزود
کلامِ او گلِ ریحانِ گلشنِ امکان / نظامِ حکمتِ او ضمیرانِ باغِ وجود
وجودِ او ہمہ وقف است بہرِ خدمتِ دین / دعائے او پئے اسلام در قیام و سجود
برائے شانِ بلندش ہزار چند کم است / ہزار بار رسانم اگر سلام و درود
تو ذکرِ صلِّ علیٰ بر زبان کن اے سالک / کہ وردِ سالک و عارف بود سلام و درود

کسے کہ دامنِ پاکش گرفت اے خاکی
ز جملہ رنج و غم و دردِ ایں جہاں آسود

عبد الرحمٰن خاکی بی۔اے

آج یومِ مصلح موعودؓ ہے

آج یومِ مصلح موعود ہے / مصلح موعود جو محمود ہے
فتحِ اسلام اور غلبہ کا نشاں / فضلِ حق ہے شاہد و مشہود ہے
کر رہی ہے ثابت اسکی زندگی / پیشگوئی سے وہی مقصود ہے
پیشگوئی میں وضاحت ہے صریح / رُوح الحق ہے جو یہی مولود ہے
مظہر الحق والعلاء اس کا وجود / مظہرِ شانِ "انا الموجود" ہے
"ربوہ" اس کا کارنامہ ہے عظیم / یہ نشانِ رحمتِ ودود ہے
ذریت جس میں مسیحا کی مقیم / اور امامِ وقت بھی موجود ہے

اے خدا چشمِ کرم تنویر پر
وہ ترا بندہ ہے تو معبود ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور تبلیغ اسلام

(سلطان احمد پیر کوٹی)

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان فرزند کی خبر دی گئی تھی جس نے بڑے ہو کر آپ کے مقصد بعثت (اظہارِ دین و غلبۂ اسلام) میں آپ کا معین و مددگار اور جانشین ہونا تھا۔ اس نے اسلام اور دینِ حق کی حمایت میں غیر معمولی حصہ لینا تھا، اس نے جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہونا تھا۔ اس کی ظاہری اور باطنی برکات نے ساری دنیا میں پھیلنا تھا۔ اقوامِ عالم نے اس سے برکت حاصل کرنا تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدیثِ نبوی یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ مہدی معہود اور مسیح موعود کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہو گا اور دینِ اسلام کی حمایت کرے گا۔ آئینہ کمالاتِ اسلام میں مصلح موعود کی بعض صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"والفضل ینزل بنزولہ وھو نور مبارک وطیب ومن المطھرین یفشی البرکات ویغذی الخلق من الطیبات وینصر الدین۔

فضل اس کے آنے کے ساتھ آئے گا اور وہ نور ہے اور مبارک اور پاک اور پاکبازوں میں سے ہے۔ برکتیں پھیلائے گا اور مخلوق کو پاکیزہ غذائیں دے گا اور دین کا مددگار ہو گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو فطری طور پر تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ دینِ حق کا جذبہ اور تڑپ عطا کی تھی۔ جب سے آپ نے ہوش سنبھالا کوئی موقع اشاعت و تبلیغ اسلام کا ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسندِ خلافت پر سرفراز فرمایا تو آپ نے پہلے خطاب ہی میں یہ فرمایا:-

"اسلام کا پھیلانا ہمارا پہلا کام ہے۔"

نیز ایک موقع پر فرمایا:-

"بچپن سے ہی میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے اور تبلیغ سے اُنس رہا ہے ... میں چھوٹی عمر میں ہی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔"

(منصبِ خلافت)

آپ نے مسندِ خلافت پر سرفراز ہوتے ہی اشاعت و تبلیغِ اسلام کے کام کو اس تیزی اور جوش سے بجا لانا شروع کیا کہ دیکھنے والے دنگ رہ گئے۔ آپ نے رسائل و اخبارات سے یہ کام لیا۔ لیکچروں اور خطبات میں اس کا ذکر ہوتا رہا۔ تالیفات و تصنیفات کی ایک بڑی تعداد ایسی چھوڑی جو اسلام کے لئے بطور قلعہ کے کام دیتی ہے۔ مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کے شافی و کافی جوابات دیئے۔ برسر آوردہ مستشرقین کو بالمشافہ اسلام کا حسین و جمیل پیغام دیا۔ تبلیغی سفر کئے۔ مساجد تعمیر کیں۔ بیرونِ ملک تبلیغی مشن قائم فرمائے۔ قرآن کریم کے معارف و حقائق بیان کئے۔ اسلام کے نازک مسائل کو عام فہم طور پر دنیا کے سامنے رکھا۔ کئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کرائے اور دنیا کی مشہور زبانوں میں اسلام سے متعلق مفید لٹریچر تیار کرایا۔ آپ کا باون سالہ دورِ خلافت اشاعتِ اسلام سے متعلق عظیم کارناموں سے بھرپور ہے۔ آپ نے بڑی تحدّی سے فرمایا:-

"خدا نے مجھے اس غرض کیلئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دیدوں۔ ... خدا میرے ذریعہ یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے ... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔"

(الموعود ص ۲۱۱-۲۱۲)

آپ کے نصف صدی سے زائد عرصہ پر پھیلے ہوئے تبلیغی اور اشاعتی کارناموں کو ایک مختصر سے مضمون میں بیان کرنا مشکل امر ہے اس لئے اس فرصت میں آپ کے بعض اہم کارناموں کا سرسری طور پر اور نہایت اختصار سے ذکر کیا جائے گا۔

مجلس تشحیذ الاذہان کا قیام

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ابھی بارہ سال کی عمر کے تھے کہ آپ نے ایک مجلس (تشحیذ الاذہان) قائم کی جس کی غرض و غایت ہی یہ تھی کہ نوجوانوں کو تبلیغ اسلام کے لئے تیار کیا جائے۔ ۱۹۰۶ء میں اس مجلس نے "تشحیذ الاذہان" کے نام سے ایک رسالہ بھی جاری کیا جو قریباً پندرہ سال تک جاری رہا بعد میں وہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں مدغم کر دیا گیا۔ اس رسالہ میں آپ کے قلم سے کئی زبردست مضامین اسلام کی تائید اور اس کی اشاعت کے سلسلہ میں شائع ہوئے۔ اسلام کے نورانی چہرہ کو لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ اسلام پر اعتراضات کے جوابات شائع کئے گئے۔ مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں درج کی جاتی رہیں تا ان سے ہماری موجودہ نسل سبق حاصل کرے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرے۔ ۱۹۰۹ء میں آپ نے ایک اور مجلس "مجلس ارشاد" کے نام سے قائم کی جس کی غرض دشمنانِ اسلام کے اعتراضات کے بطلان اور رد کے سلسلہ میں مجلس تشحیذ الاذہان کی مدد کرنا تھی۔

اخبار الفضل کا اجراء

جون ۱۹۱۳ء میں آپ نے اخبار الفضل جاری فرمایا۔ اس اخبار کا ابتدائی سرمایہ آپ کی حرم اوّل حضرت اُمّ ناصرؓ نے اپنے زیورات فروخت کر کے اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے اپنی ملکیتی زمین کا ایک حصہ فروخت کر کے مہیا فرمایا۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ نے بھی کسی قدر نقد امداد کے علاوہ اپنی کچھ زمین عطا کی۔ اس اخبار کے اجراء کی اہم اغراض میں سے یہ تھا کہ تاریخ اسلام سے واقفیت دلائی جائے تبلیغ اسلام کے لئے کوشش کی جائے۔ جن ممالک میں اسلام کی تبلیغ نہیں ہوئی ان کی طرف توجہ کی جائے۔ دشمنانِ اسلام کی تبلیغی کوششوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے اور ان کے اعتراضات کا رد کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کیا جائے۔ الفضل نے اوائل میں حضور کی زیر ادارت اور پھر آپ کے مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد آپ کی نگرانی میں ان فرائض کو خوب نبھایا اور اب تک نبھا رہا ہے۔ اس اخبار نے ہر موقع پر مسلمانوں کی مدد کی۔ ہر میدان مقابلہ میں اسلام کے لئے سینہ سپر رہا۔ اس کی نصف صدی سے زائد عرصہ تک پھیلی ہوئی اسلامی خدمات ایسی ہیں جن کی عظمت و اہمیت کا مخالف بھی انکار نہیں کر سکتے۔

اچھوت اقوام میں تبلیغ

سرزمین ہند میں کروڑوں کی تعداد میں ایسی اقوام بستی تھیں جو اچھوت کہلاتیں اور اپنی معاشرت، طرز رہائش اور اپنے طریق عمل کے لحاظ سے ادنیٰ درجہ کی سمجھی جاتی تھیں۔ ہندو مفت میں انہیں اپنائے ہوئے تھے اور انہیں اپنی تعداد میں شمار کر کے سیاست میں برتری اور فوقیت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اگر یہ لوگ مسلمان ہو جائیں تو ان کی اپنی نجات کے علاوہ اسلام کو بڑا فائدہ پہنچ سکتا تھا۔

"میں کسی خوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہوں میں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔ اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے۔ میری ساری خواہش یہی ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آ جائے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہو جائے اور میرا خاتمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو۔" (المصلح الموعود)

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حتی الامکان ان اقوام میں بھی تبلیغ اسلام میں مصروف تھی لیکن اس کے لئے جس تنظیمی کام اور کوشش کی ضرورت تھی وہ عمل میں نہیں آئی تھی۔ ۱۹۲۱ء کے اواخر میں حضور نے اس طرف توجہ مبذول فرمائی اور ان اقوام میں تبلیغ اسلام کا اعلان فرمایا۔ آپ نے اس غرض کیلئے خاص عملہ مقرر فرمایا۔ کثیر تعداد میں مناسب لٹریچر تیار کروایا۔ چنانچہ جو کتب اس سلسلہ میں شائع کی گئیں ان میں سے "اچھوتوں کی درد بھری کہانیاں"۔ "اچھوتوں کی حالتِ زار" "وید شاستر اور اچھوت ادھار" "ہندو راج کے منصوبے" قابلِ ذکر ہیں۔ حضور کی ان مساعی کا بڑا اچھا اثر ہوا، اچھے نتائج برآمد ہوئے اور بہت سے مذہبی سکھ اور دوسری اقوام کے اچھوت اسلام میں داخل ہو گئے۔

تحریکِ شدھی

۱۹۲۳ء کے اوائل میں ہندوؤں نے بعض سیاسی اغراض کے پیشِ نظر ایک باقاعدہ سکیم کے ماتحت یو۔پی کے کئی ایک اضلاع اور متعدد ریاستوں میں مسلمانوں کو شدھ کرنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں چار پانچ ہزار ملکانوں، جاٹوں اور گوجروں کو ہندو بنا لیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا دردمند دل ہزاروں مسلمانوں کو ہندوؤں کی گود میں جاتے ہوئے دیکھ کر تڑپ اٹھا۔ آپ نے اس علاقہ کا تبلیغی سروے کرایا اور پھر فتنہ ارتداد کی روک تھام کے لئے ایک زبردست سکیم تیار کی۔ آپ نے جماعت سے ہزاروں کی تعداد میں ایسے مخلصین کے لئے اپیل فرمائی جو اس علاقہ میں تین تین ماہ تبلیغ کے لئے وقف کریں، کرایہ اور خوراک کا خرچ خود برداشت کریں، اپنی غیر حاضری میں اپنے زیرِ کفالت خاندانوں کے گذارہ کا انتظام بھی خود کریں اور اس راہ میں پیش آنے والی ہر تکلیف اور دکھ کو برداشت کریں۔ نیز ضروری اخراجات کے لئے حضور نے پچاس ہزار روپیہ کی اپیل بھی کی۔ آپ کی اس تحریک کے نتیجہ میں جماعت نے نہ صرف مالی فنڈ مہیا کیا بلکہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے احمدی افراد اس علاقہ میں پھیل گئے۔ انہوں نے نہ صرف فتنۂ ارتداد کے سامنے ایک مضبوط بند تعمیر کیا بلکہ چار پانچ ہزار مرتدین کو دوبارہ اسلام کے جھنڈے کے نیچے لانے میں کامیاب ہو گئے۔ حضور کے دلیرانہ اور بروقت اقدام اور جماعت کی سرفروشانہ خدمات دینیہ کو مخالفین نے بھی سراہا اور مسلمان پریس نے ان کا اقرار اور اعتراف کیا۔ بعض آراء کا اس جگہ پیش کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

اخبار زمیندار لاہور نے ۸ اپریل ۱۹۲۳ء کے ایشوع میں لکھا:۔

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص، جس ایثار، جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے"

اخبار وکیل امرتسر نے لکھا:۔

"جو جماعتیں علاقہ ارتداد میں فی الواقعہ اسلام کے لئے اچھا کام کر رہی ہیں ہم علیٰ وجہ البصیرت اعلان کرتے ہیں کہ ان میں قادیان کی جماعت بہترین کام کر رہی ہے۔"

(وکیل ۳ مئی ۱۹۲۳ء)

اخبار ذوالفقار لاہور نے لکھا:۔

"اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ احمدی جماعت قادیان بھی فتنہ ارتداد کی روک تھام کے لئے درد بھرے دل سے بڑی مستعدی اور عقیدتمندی کے ساتھ اپنی جماعت کے امام کی فرمانبرداری میں کمربستہ ہے اور وہ ان مقامات پر جا پہنچے ہیں جن مقامات پر کفر کے بادل چھا گئے ہیں اور گمراہی کی بجلیاں کوند رہی ہیں ... یہ لوگ بڑی تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں۔"

(ذوالفقار ۹ اپریل ۱۹۲۳ء)

سرمہ روزگار آگرہ نے لکھا:۔

"جتنے وفد اور جس قدر واعظ اور ہمدردانِ اسلام کوشاں ہیں ان میں سب سے بڑھا ہوا نمبر جماعت قادیان کا ہے جس کے مواعظ اور جاں بازانِ اسلام کی جماعتیں ہر قسم کے مصائب اور مصارف برداشت کر کے مصروف کار ہیں ... قابل شکر گزاری ہے۔"

(سرمہ روزگار یکم مئی ۱۹۲۳ء)

اخبار اردو ناگپور نے لکھا:۔

"پچھلے دنوں جبکہ یکایک شدھی کا ایک طوفان عظیم امڈ آیا تھا اور جس نے ایک دو آدمیوں کو نہیں بلکہ گاؤں کے گاؤں مسلمانوں کو مرتد بنا کر مرتد کر لیا تھا یہی ایک جماعت تھی جس نے سب سے پہلے سینہ سپر ہو کر اس کا مقابلہ کیا اور وہ کچھ خدمات انجام دیں اور کامیابی حاصل کی کہ دشمنانِ اسلام انگشت بدنداں رہ گئے اور ان کے بڑھتے ہوئے حوصلے پست ہو گئے۔"

(اردو ناگپور ۵ جولائی ۱۹۲۳ء)

سیرت النبیؐ کے جلسوں کا انعقاد

حضور رضی اللہ عنہ نے اپنے تجربہ و مشاہدہ اور خداداد فراست سے یہ معلوم کیا کہ اسلام پر حملہ کرنے کی دشمن کو جرأت اس لئے ہوتی ہے کہ وہ اسلام کی تعلیم اور حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے حالات سے ناواقف ہوتے ہیں یا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جن لوگوں سے وہ کلام کر رہے ہیں۔ وہ اسلام کی تعلیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی سے ناواقف ہیں اس لئے وہ ہماری خرافات پر یقین کر لیں گے۔ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح پر اس کثرت سے اور اس قدر زور سے لیکچر دیئے جائیں کہ ملک کا بچہ بچہ آپ کے پاکیزگی و طہارت کے بلند و بالا مقام سے واقف ہو جائے اور پھر کسی کو آپ کے متعلق زبان درازی کی جرأت نہ ہو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات سب دنیا پر ہیں اس لئے مسلمانوں کے علاوہ ایسے غیر مسلم اصحاب کو بھی ان جلسوں میں تقاریر کی اجازت دی جائے جو آپ کے سیرت و کردار کے بلند و بالا مقام کے معترف ہیں غیر مسلم اور غیر معتقد احباب کی زبانی حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ حسنہ کا بیان زیادہ موثر، دلچسپ اور پیارا معلوم ہوگا۔ لیکچراروں کی امداد کیلئے الفضل نے خاتم النبیین نمبر شائع کئے۔

اس سلسلہ میں پہلا جلسہ ۱۷ جون ۱۹۲۸ء کو ہوا اور اس کے بعد ہر سال یہ جلسے ہوتے رہے اور ایک عالمگیر اور ہمہ گیر صورت اختیار کر گئے۔ ہندوستان کے علاوہ دوسرے کئی ممالک میں بھی یہ تحریک زور پکڑ گئی۔ حضورؓ کی اس تحریک نے دنیا بھر میں عموماً بہت گہرا اثر ڈالا اور تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں بہت موثر ہتھیار ثابت ہوئی۔

اس زمانہ کے اخبارات نے اس پر بڑے عمدہ تبصرے کئے اور اس غیر معمولی کامیابی پر حضور رضی اللہ عنہ کو مبارکباد دی۔ چنانچہ اخبار مشرق۔ اخبار مخبر (اودھ)۔ سلطان (کلکتہ)۔ کشمیری (لاہور)۔ الوحید (کراچی)۔ اردو (ناگپور)۔ منادی اور پیشوا (دہلی)۔ ہمدم (لکھنؤ)۔ وکیل (امرتسر) اور دیگر کئی اخباروں نے بھی تبصرے کئے اور ان جلسوں کی افادیت اور اہمیت پر نوٹ لکھے

اعلیٰ حکام کو تبلیغِ اسلام

تبلیغ کے سلسلہ میں حضور رضی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت دلیر واقع ہوئے تھے۔ آپ بڑی سے بڑی ہستی کو بھی خاطر میں نہ لائے۔ آپ نے اسے نہایت جرأت سے اسلام کا پیغام پہنچایا۔ ۱۹۲۲ء میں تاج برطانیہ کے ولی عہد پرنس آف ویلز لاہور وارد فرما ہوئے تو لوگوں نے انہیں بیش قیمت مادی تحائف پیش کئے لیکن حضورؓ نے انہیں ایک بیش قیمت روحانی تحفہ پیش فرمایا جس کا نام "تحفہ شہزادہ ویلز" تھا۔ اس کتاب میں حضور نے پرنس آف ویلز کو اسلام کی برتری اور فضیلت ثابت کرنے کے بعد دعوتِ اسلام دی۔ مسلمان پریس نے آپ کی اس تبلیغی سعی کو بہت سراہا۔ اخبار ذوالفقار لاہور نے اپنی ۲۴ اپریل کی اشاعت میں لکھا:۔

"ہم خلیفہ ثانی سلسلہ احمدیہ کی اشاعتِ اسلام میں ہمت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے ... تحفہ شہزادہ ویلز کا بہت سا حصہ ایسا ہے جو تبلیغ اسلام سے لبریز ہے اور ایک عظیم الشان کارنامہ ہے ... فاضل مصنف نے سنّتِ رسولؐ پر پورا پورا عمل کیا ہے۔ دعوتِ اسلام کو بڑی آزادی اور دلیری کے ساتھ برطانیہ کے تخت و تاج کے وارث تک پہنچا دیا ہے۔"

لارڈ اردن وائسرائے ہند اپنا دورِ ملازمت پورا کرنے کے بعد ۱۹۳۱ء میں انگلستان واپس جانے لگے تو حضور نے ان کی خدمت میں بھی "تحفہ لارڈ اردن" کے نام سے روحانی تحفہ پیش کیا جس میں اسلام کی حسین و جمیل تعلیم پیش کر کے انہیں قبولِ اسلام کی دعوت دی گئی۔

ان کے علاوہ بھی آپ نے مختلف راجوں اور بادشاہوں تک مکتوبات کے ذریعہ پیغام پہنچا کر فریضہ تبلیغ اسلام کا حق ادا فرمایا۔

تبلیغی سفر

آپ نے اپنی زندگی میں اندرونِ ملک بہت سے تبلیغی سفر اختیار فرمائے۔ ان سفروں میں حضور کو انفرادی اور اجتماعی رنگ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا موقع ملتا رہا۔ لیکن اس وقت دو اہم تبلیغی سفروں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو یورپ کے اختیار کئے گئے۔ پہلا سفر آپ نے ۱۹۲۴ء میں انگلستان کا اختیار فرمایا۔ اس سفر کے دوران آپ نے سربرآوردہ مستشرقین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی دعوت پر ویمبلے مذاہب کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ پریس کانفرنسوں اور پریس انٹرویوز کے ذریعہ پیغامِ حق پہنچایا۔ بڑے بڑے مستشرقین سے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کی نصف درجن سے زیادہ پبلک لیکچروں کے ذریعہ اہلِ انگلستان کو اسلام کی پُرشوکت تعلیم سے روشناس کرایا۔ پھر مسئلہ تبلیغ پر مجلس مشاورت منعقد کرکے آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کیا۔

دوسرا سفر آپ نے علاج کے سلسلہ میں ۱۹۵۵ء میں اختیار فرمایا۔ اس سفر میں بھی آپ نے باوجود بیماری کے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کے علاوہ آپ نے متعدد ممالک کے مبلغین کو بلا کر "قصۂ زمین برسرِ زمین" کے مصداق انہیں اپنی قیمتی ہدایات اور زریں نصائح سے نوازا اور انہیں تبلیغی کام کو اور زیادہ تیز کرنے کی ہدایات فرمائیں۔

اشاعتِ قرآن

آپ نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا تھا کہ:-

"خدا نے مجھے علمِ قرآن بخشا ہے
اور اس زمانہ میں اُس نے قرآن
سکھانے کے لئے مجھے دُنیا کا
استاد مقرر کیا ہے"

آپ نے علمِ قرآن سکھانے کے لئے ساری عمر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایک سو سے زائد کتب آپ نے تالیف فرمائیں جن میں جابجا قرآنی علوم بیان کئے گئے ہیں۔ پھر آپ نے تفسیرِ کبیر کے نام سے کئی جلدوں پر مشتمل قرآن کریم کے ایک حصہ کی تفسیر لکھی۔ یہ تفسیر اسلام کی حیات بخش شعاعوں کا انعکاس ہے۔ اس میں تعلیماتِ اسلامی کا فلسفہ بڑے عمدہ طور سے پیش کیا گیا ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کے جوابات نہایت اچھوتے رنگ میں دیئے گئے ہیں۔ اسلام کی پُرشوکت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس تفسیر نے دنیا کے قلوب و اذہان پر بڑا گہرا اثر ڈالا۔ پھر آپ نے قرآن کریم کا بامحاورہ اُردو ترجمہ مع مختصر نوٹس تفسیرِ صغیر کے نام سے شائع فرمایا۔ اس کے علاوہ دنیا کی بڑی بڑی زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ کرایا مثلاً انگریزی، فرانسیسی، جرمن، ڈچ، سپینش، پولش، اٹالین، روسی اور سواحیلی۔ ان میں سے کچھ تراجم شائع ہو چکے ہیں اور تشنہ رُوحوں کی سیرابی کا موجب بن رہے ہیں اور کچھ تراجم پر نظرِ ثانی کی جا رہی ہے۔

حضور کا یہ کارنامہ یقیناً اتنا شاندار ہے کہ جو ایک طرف قرآن کریم کے پیغام کو اکنافِ عالم تک پہنچا سکتا ہے اور دوسری طرف ان اعتراضات اور غلط فہمیوں کا ازالہ مقصود ہے جو اسلام اور قرآن کریم کے متعلق غیر مسلم اقوام کے دلوں میں پائے جاتے ہیں۔

تراجم قرآن کریم سے متعلق مزید تفصیل اسی اخبار میں ایک اور مقالہ میں درج ہے۔

مساجد کی تعمیر

مساجد تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ مساجد تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے لئے مرکز کا کام دیتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اس طرف بہت توجہ دی۔ آپ کو مساجد کی تعمیر کا عشق کی حد تک شوق تھا۔ آپ نے ہندوستان کے مختلف حصوں میں کئی ایک مساجد تعمیر کرنے کے علاوہ بیرونِ ملک بہت سی مساجد تعمیر کرائیں۔ یہ مساجد کفر کے گڑھوں میں روشنی کا مینار ہیں۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا مرکز ہیں۔

گو جہاں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے وہاں مسجدیں قائم ہیں لیکن آپ نے اپنے زمانۂ خلافت میں مختلف ممالک میں جو اہم مساجد تعمیر کرائیں اس کا ایک مختصر سا خاکہ درج ذیل ہے:-

ایشیا۔ سیلون ۲۔ برما ۱۔ انڈونیشیا ۹۱۔ فلسطین ۱۔

مشرقی افریقہ۔ ماریشس ۱۔ کینیا ۳۔ تنزانیہ ۲ یوگنڈا ۵۔

مغربی افریقہ۔ نائیجیریا ۲۵۔ سیرالیون ۱۳۵ غانا ۱۶۳۔

یوروپ۔ انگلستان ۱۔ ہالینڈ ۱۔ جرمنی ۲۔ سوئٹزرلینڈ ۱۔

امریکہ۔ ۳

لیکچرز

آپ سلطان البیان تھے۔ اپنی زندگی میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں بے شمار لیکچر دیئے۔ اسلام کے مختلف اور نازک مسائل سے متعلق سیر حاصل بحث کی۔ ان لیکچرز میں سے بعض زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں اور اسلام کے حُسن کو دکھانے کا ایک مستقل ذریعہ ہیں۔ اس سلسلہ میں برکاتِ خلافت۔ منصبِ خلافت۔ ذکرِ الٰہی۔ نجات۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ تعلق باللہ۔ عرفانِ الٰہی۔ حقیقۃ الرؤیا۔ تقدیرِ الٰہی۔ منہاج الطالبین۔ ہستی باری تعالیٰ۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔ سیرِ روحانی۔ نظامِ نَو۔ اور فضائلِ قرآن قابلِ ذکر ہیں۔ یہ لیکچر اسلامی تعلیم کا عطر اور خلاصہ ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنے والا انسان ان اسلامی نازک مسائل میں بڑے سے بڑے مخالف سے بھی شکست نہیں کھا سکتا۔ یہ سب اسلام کی برتری اور عظمت پر دال ہیں۔

بیرونی تبلیغی مشن

آپ نے اپنی زندگی میں کئی ایک اہم ممالک میں تبلیغی مشن قائم فرمائے۔ پہلا مشن مجلس انصار اللہ کی طرف سے ۱۹۱۳ء میں لنڈن میں قائم کیا گیا۔ اس مجلس کے صدر اور روحِ رواں آپ ہی تھے۔ مسندِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد نہ صرف آپ نے اس مشن کو مضبوط کیا بلکہ متعدد نئے مشن قائم فرمائے۔ ایشیا میں سیلون، ملائشیا، سنگاپور، برما، انڈونیشیا، بورنیو، جزائر فجی، جاپان، شام اور فلسطین میں مشن قائم ہوئے۔ مشرقی افریقہ میں کینیا، تنزانیہ، یوگنڈا اور ماریشس میں مشنوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مغربی افریقہ میں غانا، نائیجیریا، سیرالیون، لائبیریا، گیمبیا اور آئیوری کوسٹ میں مشن قائم کئے گئے۔ یوروپ میں انگلستان کے علاوہ ہالینڈ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، سپین اور سکنڈے نیویا میں مشن قائم ہیں۔ امریکہ میں یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ، ٹرینی ڈاڈ اور برٹش گی آنا میں مشنوں کا قیام عمل میں آیا۔ ان کے علاوہ اٹلی، فرانس، پولینڈ، ہنگری، جزائر سسلی، البانیہ، یوگوسلاویہ، آسٹریا، قبرص، ٹوگولینڈ، کانگو، ڈھومی، جنوبی افریقہ، سوڈان، مصر، عدن، افغانستان، ایران، مسقط، فلپائن، ہانگ کانگ اور آسٹریلیا میں بھی احمدی مبلغین پہنچے اور ان میں رہنے والوں کے سامنے اسلام کی حسین تعلیم پیش کی۔ ان مشنوں کے ذریعہ مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر بڑی کثرت سے تیار کیا گیا ہے۔ کئی ایک رسالے اور اخبارات بھی جاری ہیں جو ان ممالک میں اسلام کے ترجمان ہیں۔ مسلمانوں کے بچوں کو عیسائیت کے اثر سے بچانے کے لئے مدارس کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ بعض جگہوں پر آپ کی زندگی میں ہی ہسپتال بھی قائم کر دیئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ان کوششوں میں برکت بخشی اور اب نہ صرف مخالفِ اسلام کارروائیاں دم توڑ رہی ہیں بلکہ اسلام کا بول بالا ہو رہا ہے۔ لاکھوں سعید روحیں باطل مذاہب سے نجات پا کر اسلام کے پرچم تلے جمع ہو گئی ہیں اور وہ لوگ جو پہلے اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات کے متعلق ناشائستہ الفاظ استعمال کرتے تھے اب اسلام کے فدائی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دن رات درود بھیجنے والے بن گئے ہیں۔

نظامِ تبلیغ کا قیام

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خلافت کے جلیل القدر مقام پر فائز ہوتے ہی تبلیغِ اسلام کے کام کو منظم کرنے کی طرف توجہ فرمائی۔ خلافت کے پہلے سال ہی آپ نے انجمن ترقی اسلام قائم کی جو اسلام کی اشاعت اور ترقی کا نہایت مؤثر ذریعہ ثابت ہوئی۔ اس ادارہ نے ایک عرصہ تک تبلیغ اسلام کی ذمہ داری نہایت خوش اسلوبی سے سنبھالے رکھی۔ پھر کام زیادہ وسیع ہوا تو ۱۹۱۹ء میں صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کا قیام عمل میں لایا گیا اور تبلیغ کا نظام چلانے کے لئے ایک علیحدہ ناظر کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید جیسی عظیم الشان تحریک کے ماتحت وقف کا نظام جاری فرمایا۔ جب یہ تحریک پوری طرح منظم ہو گئی تو اُس نے بیرونِ ملک تبلیغ کا کام سنبھال لیا اور صدر انجمن احمدیہ کی توجہ اندرونِ ملک اصلاح و ارشاد کی طرف مبذول رہی۔ کام میں وسعت کے پیشِ نظر کام کرنے والوں کی تعداد میں زیادتی لازمی امر تھی۔ ابتداء میں تو حضور نے عارضی تبلیغی کلاسز کے ذریعہ کام کرنے والے پیدا کئے پھر ایک باقاعدہ تدریسی ادارہ قائم فرمایا جس میں ہر سال ایک تعداد مبلغین کی تیار کی جاتی ہے اور ان مبلغین سے ایک حد تک تبلیغی ضروریات پوری کی جا رہی ہیں۔

حضور کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس کے ذریعہ تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا کام آپ کے وصال کے بعد بھی جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہے گا۔ اور اس صدقۂ جاریہ کا ثواب ہر آن آپ کو پہنچتا رہے گا۔

جیسا کہ مضمون کے شروع میں بتایا گیا ہے اس فہرست میں صرف چند تبلیغی کارناموں ہی کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ بھی نہایت اختصار کے ساتھ۔ اور پھر یہ کام بھی تو ایک بڑی عمارت کی بنیاد کی طرح صرف آغاز ہیں آئندہ آپ کے شاگرد اور نام لیوا ان بنیادوں پر تبلیغِ اسلام کی عمارت کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ وہ دن لے آئے گا جب غلبۂ اسلام کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ آپ نے سچ فرمایا تھا

ہے ساعتِ سعد آئی اسلام کے جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے

ہفتہ اشاعت

از ۴ر مارچ تا ۱۰ر مارچ ۱۹۷۶ء

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مرکزیہ کی طرف سے ۴ر مارچ تا ۱۰ر مارچ ہفتہ اشاعت منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے قائدین کرام اس بات کی کوشش فرمائیں کہ رسائل خالد و تشحیذ الاذہان ہر گھر میں جہاں خدام و اطفال ہوں جاری ہو جائیں۔ نیز ان کے لئے اشتہارات و مضامین وغیرہ کے حصول کیلئے بھرپور سعی فرمائیں اور قائدین اضلاع کوشش فرمائیں کہ ان کے اضلاع کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس میں خالد و تشحیذ نہ جاتا ہو۔ (مہتمم رسالہ جات خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت المصلح الموعودؓ اور اشاعت قرآن مجید

از صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ مشرقی و مغربی افریقہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام الزمان مہدی علیہ السلام کی خاص دعاؤں اور تضرعات کے نتیجہ میں الٰہی بشارتوں کے ساتھ اس عالم میں منصہ شہود پر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آنیوالے مسیح کے متعلق یہ پیشگوئی فرمائی کہ یتزوج و یولد لہ تو اس موعود اولاد سے حضورؐ کی مراد علی الخصوص اسلام کا یہ مایہ ناز پاکباز اور مقدس وجود تھا۔ کیونکہ بلاشبہ حضرت المصلح الموعودؓ کا وجود تاریخ اسلام میں ایک نہایت ہی قابل فخر وجود تھا جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ "بدور اش رسولاں ناز کردند"

ہماری معلوم تاریخ میں خدا تعالیٰ نے صرف ایک ہی محمدی مسیح موعود کیا ہے اور اس مسیح محمدی نے اپنی ساری عمر میں صرف ایک ہی دفعہ خاص المصلح الموعود جیسے نشان رحمت کے لئے ایک خصوصی چلہ کشی کی پس نہ اب کسی مہدی موعود نے مبعوث ہونا ہے اور نہ ہی کسی المصلح الموعود نے دوبارہ پیدا ہونا ہے۔ اس لئے بلاریب حضرت المصلح الموعودؓ کا وجود اسلام کی عظمت و سچائی کا ایک زبردست ثبوت ہے اور آپ کی پیدائش کے متعلق جو الہام حضرت امام الزمان مہدی علیہ السلام کو ہوا اس کا ایک ایک لفظ آپ کی جلالت اور علو شان کا مظہر ہے اور بالخصوص اس الہامی عبارت کا یہ حصہ کہ "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" جس آب و تاب کے ساتھ حضورؓ کے ذریعہ سے پورا ہوا اس پر حضورؓ کی ساری زندگی ایک شاہد ناطق ہے۔ حضورؓ کی سوانح حیات کے مطالعہ سے بھی یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن مجید سے ایک خاص لگاؤ اور عشق تھا اور حضور کے دل میں اشاعت قرآن کے لئے ایک ایسی تڑپ تھی کہ جس نے حضورؓ کو ساری عمر قرآن کریم کی اشاعت کے لئے مشغول و منہمک رکھا چنانچہ ذیل کی سطور میں تاریخی واقعات کی روشنی میں پہلے یہ ثابت کیا جائے گا کہ کس طرح حضور بار بار اشاعت قرآن کریم کے لئے بے چین و بیقرار ہوتے رہے اور اس کے لئے جدوجہد کرتے رہے اور پھر یہ بتلایا جائے گا کہ اپنی وفات سے قبل حضور نے اس بارہ میں کیا کیا عظیم الشان کامیابیاں حاصل کیں۔

اشاعت قرآن کریم کیلئے حضور کی مساعی جمیلہ

۱۔ حضور کو اشاعت قرآن کریم سے اس قدر دلچسپی اور شغف تھا کہ اپنی خلافت سے کئی سال قبل ہی حضور نے قرآن مجید کا درس دینا شروع کر دیا تھا چنانچہ آپ نے سب سے پہلا درس قرآن مجید فروری ۱۹۱۰ء میں قادیان میں نماز مغرب کے بعد شروع کیا اس سلسلہ میں مخدوم محمد ایوب صاحب کا بیان ہے کہ

"مجھے اس درس میں صرف چند روز ہی شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ حضور نے قرآن کریم کے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے حقائق و معارف بیان فرما کر ایک طرف تو لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ کے مطابق نوجوانی میں اپنی پاکیزہ زندگی کا ثبوت دیا اور دوسری طرف کسی مشکل مقام قرآن مجید کے معنے معلوم کرنے کے لئے کوشش کرنے اور پھر سمجھنے کے لئے دعائیں کرنے اور پھر اس کا حل پانے کا ذکر فرما کر اپنے عشق قرآن شریف اور تعلق باللہ کا ثبوت دیا۔ الغرض اس قلیل عرصہ میں مجھ پر حضور کے عشق و فہم قرآن شریف، طہارت و تقویٰ اور تعلق باللہ، اجابت دعا اور مطہر زندگی کا گہرا اثر ہوا۔۔۔۔ اور یہی اثر تھا جو کہ بفضلہ تعالیٰ (بعد میں) حضور کو خلیفہ برحق ماننے میں کام آیا"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۵ ص ۹۷)

> "خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں"۔
>
> المصلح الموعود

۲۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ہدایت اور نگرانی کے تحت دسمبر ۱۹۱۵ء کے آخر میں قرآن شریف کے پہلے پارہ کی تفسیر اردو اور انگریزی ہر دو زبانوں میں شائع ہوئی یہ تفسیر خود حضور کی لکھی ہوئی تھی مگر آپ کے نام سے شائع نہیں ہوئی کیونکہ آپ نے جماعت کے ذمہ دار اصحاب سے فرمایا تھا کہ میں صرف ایک نمونہ تیار کرتا ہوں اور آگے اسے مکمل کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔ اس تفسیر کے لئے حضور نے علماء کی ایک کمیٹی بھی تجویز فرمائی جس کے ممبر حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ۔ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ۔ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل تھے۔ اس تفسیر کا انگریزی ترجمہ احمدی علماء کے ایک بورڈ نے کیا تھا جس میں قاضی عبدالحق صاحب مرحوم پیش پیش تھے اور اسکی اشاعت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خرچ پر ہوئی جو جائیداد کا ایک حصہ فروخت کر کے مہیا کیا گیا تھا اس نادر تفسیر نے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ یورپ کے حلقوں میں بھی بڑی ہلچل پیدا کر دی تھی حتیٰ کہ مشہور مسیحی اخبار Muslim World نے اپنی اپریل ۱۹۱۶ء کی اشاعت میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ:۔

"احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ ہی اس بات کا اندازہ کرنے میں مدد دے سکتا ہے کہ مذاہب کی موجودہ جنگ میں اسلام اور مسیحیت میں سے کون غالب آنے والا ہے"

لندن کے ایک رسالہ "[illegible]" نے اپنی ایک اشاعت میں لکھا کہ

"یہ قرآن مجید کا بے نظیر ترجمہ ہے جس سے مطالب قرآن مجید پر خوب روشنی پڑتی ہے"

لاہور کے انگریزی اخبار "[illegible] and Military Gazette" نے یہ رائے ظاہر کی کہ

"اس ترجمہ سے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ قرآن سراسر مربوط کلام ہے جس کی ہر آیت اپنی جگہ ٹھیک لگے ہوئے موتی کی طرح ہے"۔

ہندوستان کے مشہور فاضل ڈاکٹر عبداللہ المامون سہروردی ایم اے نے تبصرہ کیا کہ

"یہ ترجمہ کتاب مجید کا ایک شاندار ایڈیشن ہے۔ تشریحی نوٹ سبق آموز اور روشنی پیدا کرنے والے ہیں۔ یہ نئی علمی کوشش اس امر کی مستحق ہے کہ مذاہب عالم کا غیر جانبداری سے مطالعہ کرنے والے تمام لوگ اس کی اعانت و

تائید کریں۔
(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

۳۔ ۱۹۲۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اشاعت قرآن کے لئے ایک اور اہم قدم یہ اٹھایا کہ حضور نے احباب جماعت کو اپنے گھروں پر درس قرآن کریم جاری کرنے کی تحریک کی اور فرمایا جہاں اور زیادہ درس نہ ہو سکے وہاں ہفتہ میں دو بار یا کم از کم ایک بار درس کا انتظام کر دیا جائے۔ جس پر اسی سال بہت سی نئی جگہوں پر درس جاری ہو گئے۔
(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۶)

۴۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے جولائی ۱۹۲۸ء کے پہلے ہفتہ میں مسلمانان عالم کو اس طرف توجہ دلائی کہ ان کی ترقی و سربلندی کا اصل راز قرآن مجید کے سمجھنے اور اس پر کاربند ہونے میں مضمر ہے چنانچہ حضور نے ۷ جولائی کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ:۔
"ہر مسلمان کو چاہیئے کہ قرآن کریم پڑھے اگر عربی نہ جانتا ہو تو اردو ترجمہ اور تفسیر ساتھ پڑھے۔ عربی جاننے والوں کے قرآن کریم کے بڑے بڑے مطالب کھلتے ہیں مگر یہ مشہور بات ہے کہ جو ساری چیز حاصل نہ کر سکے اُسے تھوڑی کو نہیں چھوڑ دینی چاہیئے کہ اس اس کی ساری ہی مجبوری دور نہ ہو گی پس جتنا کوئی پڑھ سکتا ہو پڑھے اور اگر خود نہ پڑھ سکتا ہو تو محلہ میں جو قرآن جانتا ہو اس سے پڑھ لینا چاہیئے۔ جب ایک شخص بار بار قرآن پڑھے گا اور اس پر غور کرے گا تو اس میں قرآن کریم سمجھنے کا ملکہ پیدا ہو جائے گا۔ پس مسلمانوں کی ترقی کا راز قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہے جب تک مسلمان اسکے سمجھنے کی کوشش نہ کرینگے کامیاب نہ ہوں گے کہا جاتا ہے کہ دوسری قومیں جو قرآن کو نہیں مانتیں وہ ترقی کر رہی ہیں۔ پھر مسلمان کیوں ترقی نہیں کر سکتے بیشک عیسائی اور ہندو اور دوسری قومیں ترقی کر سکتی ہیں۔ لیکن مسلمان قرآن کو چھوڑ کر ہرگز ترقی نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی اس بات پر ذرا بھی غور کرے تو اسے اسکی وجہ معلوم ہو سکتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی کتاب ہے اور اگر یہ صحیح ہے کہ یہ ہمیشہ دنیا کو ہدایت دینے کے لئے قائم رہے گی تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اگر قرآن کو خدا کی کتاب ماننے والے بھی اسکو چھوڑ کر ترقی کر سکیں تو پھر کوئی قرآن کو نہ مانے گا۔ پس قرآن کی طرف مسلمانوں کو متوجہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی ترقی کا انحصار قرآن کریم ہو"
(بحوالہ الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء)

۵۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں قرآنی علوم و معارف اور اسرار و نکات کی اشاعت کے لحاظ سے ۸ راگست ۱۹۲۸ء تا ۷ ستمبر ۱۹۲۸ء کے مبارک ایام ہمیشہ یادگار رہیں گے کیونکہ اس عرصہ میں حضرت المصلح الموعودؓ نے مسجد اقصیٰ قادیان میں سورۃ یونس سے سورۃ کہف تک پانچ پاروں کا روح پرور درس دیا۔ یہی درس بعد ازاں حضور کی نظر ثانی، ترمیم و اصلاح اور بہت سے اضافوں کے بعد ۱۹۴۰ء میں تفسیر کبیر جلد سوم کی صورت میں شائع ہوا اس درس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس درس کو محفوظ کرنے کیلئے حضور نے پہلے دن سے ہی سلسلہ کے جید علماء اور زود نویسوں کی ایک جماعت متعین فرما دی تھی اس کے علاوہ سامعین سے جن کی تعداد بعض اوقات ۵۰۰ سے بھی زیادہ ہو جاتی تھی اور جن میں مقامی احباب بھی شامل تھے ۷۰ کے قریب اصحاب کا نام ایک رجسٹر میں درج کر لیا گیا اور ان کا نام "منتخبین" رکھا گیا جنہیں حضور کے قریب جگہ دی جاتی اور درس سے قبل روزانہ ان کی حاضری لی جاتی اور ۲۷ راگست سے ان کا امتحان بھی لیا جانے لگا
(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۳۰)

۶۔ اشاعت قرآن کریم کے سلسلہ میں حضور نے ۱۹۲۸ء ہی میں ایک اور قدم یہ اٹھایا کہ اس سال کے جلسہ سالانہ پر حضور نے فضائل قرآن پر تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا اور دسمبر ۱۹۳۶ء تک اس تسلسل میں چھ نہایت ہی مبسوط اور ٹھوس علمی تقاریر کیں یہ تقاریر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے ۱۹۶۳ء میں فضائل القرآن کے نام سے اکٹھی صورت میں شائع کر دی ہیں قرآنی علوم و معارف کے تشنگان کے لئے یہ مجموعہ تقاریر ایک بے نظیر علمی گنجینہ ہے۔

۷۔ ۱۹۲۵ء کے اواخر میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو پہلا گروپ یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے بھجوایا انکو حضور نے یہ نصیحت فرمائی کہ وہ جلد جلد یورپین زبانوں کو سیکھیں تاکہ قرآن کریم کے تراجم یورپ کی مختلف زبانوں میں جلد از جلد کئے جاسکیں دوسری طرف حضور نے مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کو یہ ہدایت پہلے ہی بھجوا دی ہوئی تھی کہ دوران جنگ میں چونکہ بہت سے یورپین پناہ گزین لندن میں موجود تھے اس لئے ان کے ذریعہ سے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کے مسودے تیار کرا لئے جائیں تاکہ بعد ازاں جب ہمارے اپنے مبلغین یورپ کی مختلف زبانیں سیکھ لیں تو وہ اشاعت سے قبل ان مسودات پر نظر ثانی کر لیں

اشاعت قرآن کریم کے سلسلہ میں حضرت المصلح الموعودؓ کی مساعی جمیلہ کے شیریں ثمرات

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشاعت قرآن کریم کے لئے جو طویل جہاد کیا اور اس کے جو شیریں ثمرات حضور کی زندگی ہی میں جماعت کی جھولی میں پڑے ان کی مختصر تفصیل یہ ہے:۔

حضور رضی اللہ عنہ کی زندگی میں یورپ کی مندرجہ ذیل زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ تیار ہو کر منصہ شہود پر آ گیا۔

۱۔ انگریزی ترجمہ تفسیر القرآن جو چار ضخیم جلدوں میں شائع ہوا اور اب دنیا کے کئی ممالک میں بہت سی لائبریریوں کی زینت بن کر Research Scholars کی علمی تشنگی کے بجھانے کا سامان مہیا کر رہی ہے
۲۔ جرمن ترجمہ قرآن کریم جس کے اب تک دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔
۳۔ ولندیزی ترجمہ قرآن کریم اور اس کے بھی اب تک دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔
۴۔ فرنچ ترجمہ و تفسیر القرآن جو حضور کی زندگی میں شروع ہوا اور اب مکمل ہو کر اس وقت تین جلدوں میں چھپ رہا ہے۔
۵۔ یورپ کی باقی زبانیں جن کے تراجم حضور رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے ماتحت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسودات کی شکل میں تیار کرائے تھے۔ یہ ہیں روسی۔ اطالوی اور ہسپانوی
۶۔ انگریزی ترجمہ قرآن مجید بغیر تفسیر کے علیحدہ بھی شائع کیا گیا اور اس کے اب تک کئی ایڈیشن پاکستان اور یورپ سے شائع ہو چکے ہیں۔

افریقہ کی زبانوں میں سے جو ترجمہ و تفسیر قرآن مجید حضور کی زندگی میں شائع ہوا وہ افریقہ کی عربی کے بعد دوسرے نمبر اور دنیا کی زبانوں میں تیرھویں نمبر کی زبان ہے جسے سواحیلی کہتے ہیں اور اسے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ میں کینیا کے شہر نیروبی سے ۱۹۵۳ء میں شائع کیا۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے اسکے ساتھ ہی کینیا کی تین اور مشہور زبانوں میں بھی قرآن کریم کے تراجم کے مسودات تیار کروا دئے جو مناسب وقت پر انشاء اللہ العزیز شائع ہو جائیں گے ان زبانوں کے نام یہ ہیں۔

ککویو۔ لوؤ اور کامبا

حضور کی زندگی میں ہی ملک یوگنڈا کی سب سے بڑی زبان لوگنڈی کے پہلے پانچ سیپاروں کا ترجمہ بمعہ تفسیر شائع ہوا اور جب خاکسار نے ۱۹۶۷ء میں یوگنڈا مشن کا چارج لیا۔ تو میں نے مولوی جلال الدین صاحب قمر (جو اس وقت میرے پاس یوگنڈا میں موجود تھے) کی سرکردگی میں ایک بورڈ مقرر کیا جس نے ان پہلے پانچ سیپاروں پر بھی نظر ثانی کی اور بقیہ ترجمہ و تفسیر بھی مکمل کئے یہ ترجمہ اب گذشتہ سال ۱۹۷۵ء میں شائع ہو گیا ہے۔ افریقہ کی جن اور زبانوں میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی زندگی میں قرآن کریم کے ترجمہ کا کام شروع ہو گیا تھا ان کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

نائیجیریا کی زبان یوروبا۔ گھانا کی زبان فانٹی۔ سیرالیون کی زبان مینڈے یوروبا ترجمہ کا پہلا حصہ اب شائع ہو چکا ہے۔ گھانا کی زبان فانٹی کا مسودہ تیار ہو چکا ہے اور انشاء اللہ العزیز جلد شائع ہو جائے گا۔ مینڈے زبان جو سیرالیون میں بولی جاتی ہے اس کا پہلا پارہ شائع ہو چکا ہے جو غالباً مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے شائع کرایا تھا۔ اور ایک [illegible] ملکی زبان جس میں ترجمہ قرآن کریم کا کام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی شروع ہو گیا تھا وہ انڈونیشین زبان ہے اور اسکے پہلے دس پاروں کا ترجمہ و تفسیر بفضلہ تعالیٰ اب شائع ہو چکے ہیں۔

اردو کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کی جن دو اور زبانوں میں ترجمہ قرآن کریم کا کام

(باقی ص ۱۲ پر)

حضرت مصلح موعود اور مسئلہ فلسطین

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل

فلسطین کو یہود کا مرکز بنانے کے لئے انیسویں صدی کے شروع میں منظم سازش کا آغاز ہوا۔ اب یہ مسئلہ امنِ عالم کے لئے چنگاری کی حیثیت رکھتا ہے اور مشرق وسطیٰ کے علاقہ میں اس مسئلہ کی وجہ سے حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں اور مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مسلمانانِ عالم کیلئے یہ قضیہ ایک المیہ ہے ان کے سینے مجروح ہیں اور ان کے قلوب پر نمک پاشی کی جا رہی ہے۔ یہودیوں کے عزائم انتہائی خطرناک ہیں ان کے لیڈروں کے بیانات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسرائیل کی موجودہ حدود پر قانع نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا مقصد ایک طرف دریائے نیل اور فرات تک قبضہ کرنا ہے اور دوسری طرف وہ اپنے آباء و اجداد کی جھونپڑیوں کو حاصل کرنے کے لئے مدینہ منورہ اور خیبر کے باغات پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ استعماری حکومتیں یہود کی پشت پناہی کر رہی ہیں اور ان کو خطرناک اور تباہ کن اسلحہ سے مسلح کیا جا رہا ہے ایک چھوٹی سی حکومت کو ایٹمی طاقت کیوں بنا دیا گیا ہے۔ اسرائیل کی نام نہاد مملکت نے خرمنِ امن پر چنگاری رکھی ہوئی ہے۔ استعماری اور مغرب نواز پالیسی عربوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو کنٹرول کرنا چاہتی ہے۔

جغرافیائی لحاظ سے ملک فلسطین غیر معمولی اہمیت کا علاقہ ہے۔ یہ افریقہ ایشیا اور یورپ کا دروازہ ہے نہر سویز بین الاقوامی تجارتی بحری شاہراہ اسکے متصل ہے۔ بہ وسائل اس علاقہ میں ایسے ناجائز اور مصنوعی ذرائع اختیار کئے گئے کہ یہود کو فلسطین میں لا کر بسایا جائے۔ یہود کے مذہبی جذبات کو زندہ کیا گیا۔ ان کی حوصلہ افزائی کی گئی برطانوی گورنمنٹ کے زیر انتداب علاقہ ہونے کی وجہ سے ایسے ظالمانہ قوانین اور مراعات کی تشکیل ہوئی جس کی وجہ سے یہود کی نقل مکانی فلسطین کی طرف ہونی شروع ہو گئی اور صیہونیت (ZIONISM) کے منصوبہ کو تقویت پہنچی اس مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے لئے مختلف وقتوں میں کئی کمیشن مقرر ہوئے مگر تاریخ بتاتی ہے کہ یہ سارے کمیشن عربوں کے مطالبات کے مخالف تھے اور یہودیوں کی تائید میں ان کے لئے زمین کو ہموار کیا گیا اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے طول دیا گیا تا یہودیوں کی ہجرت کا سیلاب متواتر اس ملک میں اسرائیلی حکومت کو قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

(۲)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے فلسطین میں یہود کی ہجرت سے ہی مسلمانانِ عالم کے جذبات اور عربوں کے مفادات کی ان کی خواہش کے مطابق ترجمانی کی۔ آپ کی ہمدردی ابتداء سے ہی عربوں کے حق میں تھی آپ نے یہود کے ناپاک عزائم کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور ہمیشہ اس کو ظالمانہ اور جارحانہ کارروائی سے موسوم کیا اور ان کی اس سازش کو نہ صرف عرب ممالک بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے خطرہ یقین کیا۔ اور آپ نے ہمیشہ ہی قضیۂ فلسطین کو علاقائی مسئلہ تک محدود نہیں کیا بلکہ اس مسئلہ کو عالم اسلامی کے لئے انتہائی اہم مسئلہ قرار دیا آپ کی تحریرات نے اس کو خالصۃً "اسلامی مسئلہ" قرار دیا ہے چنانچہ برطانوی حکومت نے فروری ۱۹۳۹ء میں ایک کانفرنس لندن میں بلائی جس میں عرب ممالک کے نمائندگان نے شمولیت کی تا اس مسئلہ کا حل تلاش کیا جائے اس کانفرنس کی تقریب پر تمام دنیا کی نگاہیں مرکوز تھیں حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ایماء پر لندن کی احمدیہ مسجد میں امیر فیصل مرحوم اور ان کی پارٹی کے مندوبین الشیخ حافظ وھبہ سفیر۔ الشیخ ابراہیم السلیمان اور دوسرے نمائندگان عونی بک عبد الہادی۔ القاضی علی العمری اور دوسرے مختلف نمائندگان نے شرکت کی۔ کئی ممالک کے سفراء اور پارلیمنٹ کے اکابرین دو صد کے قریب معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا مندرجہ ذیل برقی پیغام امام مسجد مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم نے پڑھ کر سنایا۔

"میری طرف سے ہز رائل ہائی نس امیر فیصل اور فلسطین کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کو خوش آمدید کہیں اور ان کو بتا دیں کہ جماعت احمدیہ کامل طور پر ان کے ساتھ ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا کرے اور تمام عرب ممالک کو کامیابی کی راہ پر چلائے اور ان کو مسلم ورلڈ کی لیڈرشپ عطا کرے وہ لیڈرشپ جو ان کو اسلام کی پہلی صدیوں میں حاصل تھی"

اس تقریب کے فوٹو اور امیر فیصل مرحوم کا ہماری مسجد میں آنا یہ تاریخی حقیقت ہے اور یہ ساری روئیداد شائع شدہ ہے۔

مرحوم عونی بک عبد الہادی نے مجھ سے اس تقریب کا ذکر کئی مرتبہ کیا اور دمشق میں ان سے اکثر ملاقات رہتی تھی۔

(۳)

حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۲۰ء میں اس سلسلہ میں قرآنی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا

(بنی اسرائیل)

"پھر اس کے بعد ایک اور وقت آئے گا کہ یہودیوں کو دنیا کے اطراف سے اکٹھا کر کے فلسطین میں لا کر بسا دیا جائے گا چنانچہ وہ وقت اب آیا ہے جب کہ یہودی اس جگہ پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔

اسی طرح سورۃ الانبیاء کی تفسیر کرتے ہوئے اس ضمن میں فرماتے ہیں

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ
اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا
عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ
اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا
لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۵

یعنی مسلمانوں کو تو بہت ہوشیار کر دیا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ پھر بنی اسرائیل اس پر قابض ہو جائیں گے اس لئے یہاں عابدین کا لفظ داؤد کی پیشگوئی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا اور بتایا کہ میرے بندوں کو کہہ دے کہ ہوشیار ہو جاؤ اگر کسی وقت تم نے میرے عباد بننے میں کمزوری دکھائی تو پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو اس ملک میں واپس لے آئیگا لیکن مسلمانوں کو چاہیئے کہ پھر عبادت گزار ہو جائیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ پھر غالب آ جائیں گے ..

اس آیت قرآنی کے مطابق زبور کی پیشگوئی یہ ہے:۔

بدکردار کاٹ ڈالے جائینگے لیکن جن کو خداوند کی آس ہے ملک کے وارث ہوں گے ... حلیم ملک کے وارث ہوں گے اور سلامتی کی فراوانی سے شادمان رہیں گے" زبور ۳۷

زبور باب ۳۷ آیت ۲۹ میں تحریر ہے:۔

صادق زمین کے وارث ہونگے اور اس میں ہمیشہ بسیں گے"

حضرت مصلح موعودؓ قرآنی آیت سے استنباط کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

اس کے معنے یہ ہیں کہ پھر مسلمان فلسطین میں جا بسیں گے اور بادشاہ ہوں گے اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ پھر یہودی وہاں

یہ سارا نظام جس کو U.N.O کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں دیکھو حدیثوں میں یہ پیشگوئی آتی ہے کہ فلسطین کے علاقہ میں اسلامی لشکر آئے گا۔

(مصلح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے نکالے جائیں گے اور یہ سارا انتظام جس کو [illegible] کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اسرائیل کی جگہ پر لاکر مسلمانوں کو بسائیں گے دیکھو حدیثوں میں یہ پیشگوئی آتی ہے کہ فلسطین کے علاقہ میں اسلامی لشکر آئے گا۔

سو خدا تعالیٰ کے عبادی الصالحون محمد رسول اللہ کی امت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ خدا کی تقدیر ہے؟

حضرت مصلح موعودؓ نے کس خلوص اور درد سے یہودی خطرہ کی نشاندہی فرمائی تھی اور ساتھ ہی قرآنی پیشگوئی کے مطابق مسلمانانِ عالم کو بشارت دی کہ ......

قرآنی پیشگوئی کے مطابق فلسطین مسلمانوں کے قبضہ میں رہے گا دنیا کی طاقتیں چھین نہیں سکتیں کیونکہ یہ تقدیر خداوندی ہے۔

(۲)

استعماری سازش اور صیہونی منصوبہ اور وسیع پروپیگنڈا کے زیر اثر ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو فلسطین میں نام نہاد حکومت اسرائیل کے قیام کا اعلان کر دیا گیا اس وقت حضرت مصلح موعودؓ کی دوربین نگاہ نے اس خطرہ کے عواقب اور مہیب نتائج کو بھانپ لیا تھا۔ چنانچہ حضور نے "الکفر ملۃ واحدۃ" کے عنوان سے انتہائی دردمندانہ مضمون رقم فرمایا جس میں حضور نے عالم اسلام کو اور اکابرین اسلام کو بالخصوص اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ یہود کی اس نئی حکومت کے خطرات کا مقابلہ اتحاد سے کریں اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جائیں مسلمان حالات کے ان خطرناک تقاضوں کو محسوس کریں اور یہود کی ریشہ دوانیوں کے بالمقابل محاذ قائم کر کے اس حکومت کو ملیامیٹ کر دیا جائے آپ نے تحریر فرمایا:۔

"وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی وہ دن جس کی خبر تورات اور انجیل میں بھی دی گئی تھی وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندوہناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے فلسطین میں یہودیوں کو [illegible] بسایا جا رہا ہے [illegible] ہمارے آقا اور مولیٰ [illegible] کی آرام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے [illegible] سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفت کرتے رہے اکثر جنگیں یہود کے اکسانے پر ہوتی تھیں کسریٰ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرانے پر انہوں نے ہی اکسایا تھا۔ خدا نے ان کا منہ کالا کیا مگر انہوں نے اپنے خبث باطن کا اظہار کر دیا۔ غزوہ احزاب کی لیڈری یہود کے ہاتھ میں تھی۔ سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا جتنا [illegible] دشمن ایک متحدہ حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے [illegible] حقیقت [illegible] عرب یہ جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے [illegible] اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو جائیں [illegible] مگر کیا عربوں میں یہ طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے؟ [illegible] سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہو گا"

حضرت مصلح موعودؓ نے المیہ فلسطین کا عملی حل ایک کتابچہ کی صورت میں تحریر فرمایا کاش کہ مسلمان اس حل پر عمل کرتے تو آج ان کی اینٹ سے اینٹ بج جاتی۔ فرمایا:

"میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آ جائیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا لیکن ہماری امیدیں کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں اللہ ہی بہتر جانتا ہے آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا آج قربانی سے کام ہو گا اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ساری جائدادوں کا کم سے کم ایک فیصدی حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فیصدی حصہ بھی پاکستان کم از کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کر سکتا ہے ......

جس سے فلسطین کے یہود کو یوروپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع کئے جا سکتے ہیں"

اس مضمون "الکفر ملۃ واحدۃ" کے اختتام پر مسلمانان عالم کو خطاب کرتے ہوئے ہر قسم کے اختلاف و عناد کو دور کرتے ہوئے فلسطین کے مسئلہ پر اپنی توجہ کو مرکوز کر دیں تا یہود کو شکست فاش دے دیں۔ فرماتے ہیں

"پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوئی ہیں۔ آؤ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو ان امور میں سامنے لانا جن میں اختلاف نہیں نہایت ہی بے وقوفی اور جہالت کی بات ہے"

اس مضمون کا عربی زبان میں جب ترجمہ شائع ہوا تو عرب ممالک کے پریس نے اس پر تبصرہ کیا اور عرب اخبارات نے جیسے الیوم، الف باء، الکفاح، الفیحاء، الاخبار، النفیس، النصر، الیقظہ، صوت الاحرار، النهضة وغیرہ نے حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور ٹریکٹ کے مضمون میں جس غیرت اسلامی کا اظہار کیا گیا تھا اس کا شکریہ ادا کیا۔ ان اخبارات نے طویل تبصرہ کیا:۔

خطبة جيدة ودعاية حسنة لفلسطين والمسلمين۔

یہ ایک نہایت عمدہ مضمون ہے فلسطین اور مسلمانوں کے حق میں نہایت اچھا پروپیگنڈہ ہے۔

قد حمل فیھا الخطیب على امريكا وروسيا وحدهما المناصرتين للصهيونية"

اس مضمون میں لیکچرار نے صیہونیت کی پشت پناہی کے باعث امریکہ اور روس دونوں کے خلاف آواز بلند کی ہے۔

لا سبيل الى الاستقلال والخلاص من كل نير اجنبي بغير الاتحاد والتالف

اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ سامراجی استعمار سے آزادی اور نجات اتحاد اور تعاون کے بغیر ناممکن ہے"

الغرض حضرت مصلح موعودؓ نے قرآن کریم کی روشنی میں علمی اور تاریخی انداز میں یہ بات پیش کی کہ عارضی طور پر یہود اس ملک پر قابض ہوں گے مگر ایک وقت آئے گا کہ یہود کو یہ ملک چھوڑنا پڑے گا اور آپ نے اس غرض کے لئے باہمی اختلافات کے دور کرنے کے لئے اور اپنی مساعی کو ایک نظام کے تحت جمع کرنے کے عربوں کی تائید کی اور تحریر فرمایا کہ فلسطین میں یہود کی حکومت کا قیام مسلمانان عالم کی غیرت اور حمیت کو چیلنج ہے۔ اس چیلنج کے جواب کے لئے آپ نے عملی تجویز پیش کی کہ مسلمان متحد ہوں تا اس خطرہ کا مقابلہ کیا جائے

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی

— اور —

تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود اور اشاعت قرآن مجید

(بقیہ صفحہ ۱۱)

حضور کی زندگی میں شروع ہوا وہ گورمکھی اور ہندی ہیں۔ گورمکھی کا ترجمہ مکرم گیانی عباد اللہ صاحب نے کیا اور اس پر نظر ثانی بھی آپ نے ہی کی ہے۔ ہندی ترجمہ پر نظر ثانی ہونا ابھی باقی ہے اور نظر ثانی کے بعد اسے بھی انشاء اللہ العزیز جلد شائع کر دیا جائے گا۔

مندرجہ بالا تراجم کے علاوہ حضور نے خود اپنی زندگی میں مختلف مواقع پر جو درس قرآن مجید دیئے ان سے تفسیر کبیر کے نام سے کئی جلدیں شائع ہو چکی ہیں لیکن چونکہ ان سے ہر شخص کما حقہ استفادہ کرنے کا اہل نہیں ہے اس لئے حضور نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں باوجود بیماری کے ایک نہایت ہی قابل قدر اور یادگار ترجمہ و مختصر تفسیر "تفسیر صغیر" کے نام سے شائع کی جس کے کئی ایڈیشن اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ حضور کی زندگی میں چونکہ اس کی اشاعت موٹے کاغذ پر ایک ضخیم جلد کی شکل میں ہو گئی تھی اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تفسیر کو اس کے شایان شان کتابت اور جلد میں اپنی خلافت کے آغاز میں شائع فرمایا اور اس کے بھی کئی ایڈیشن اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ اس وقت اب یہ پھر نایاب ہے اور ادارہ اشاعت قرآن اب اس کو پھر شائع کرنے والا ہے۔

مندرجہ بالا سطور سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشاعت قرآن سے کس قدر شغف اور دل بستگی تھی اور حضور نے کس طرح اپنی ساری زندگی میں اس کے لئے ایک طویل اور صبر آزما جہاد کیا۔

اللّٰھم اجزہ عنّا جزاءً حسنًا۔

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد مبشر شاہ سلمہ اللہ ایس۔ ڈی۔ او بلڈنگز بہاولپور کا نکاح ہمراہ عزیزہ فوزیہ شکیلہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قریشی آف فضل بھمبر و سندھ مبلغ اکیس ہزار روپیہ حق مہر پر بارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ مکرم جناب مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے مورخہ ۲۔۴ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی اور دنیاوی لحاظ سے ہر طرح بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

عزیز محمد مبشر حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مرحوم کے نواسے اور عزیزہ فوزیہ شکیلہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے برادر زادہ حکیم قریشی میر احمد صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔

(عباس علی شاہ)

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی
امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول۔
یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں
★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹیز ہوٹل
لاہور

تازہ اور خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے
کیلئے
نذیری ٹی سٹال
مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لائیں!

آ گیا آ گیا تازہ سٹاک
گرم کشمیری شالیں
زنانہ و مردانہ ہر قسم
دھسّے مرینہ وغیرہ
ریڈی میڈ عوامی سوٹ
زنانہ و مردانہ
کامدار اور پرنٹ قمیضیں
لٹھے کی شلواریں اور پاجامے
کلاتھ مرچنٹ
الفردوس
۸۵- انارکلی لاہور

ھُوَ النَّاصِر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ملک بھر میں مقبول
پکے رنگ
اعلیٰ ڈیزائن
ملز فون ۷۹۴۶
سفینہ کے پارچات
ہر جگہ دستیاب
آفس فون ۲۴۸۳ - ۷۶۱۶
○ ڈریس ○ چھینٹ
○ لون
○ لٹھا
○ پاپلین ○ کیمرک ○ پردہ کلاتھ ۱/۲ ۴ اگز عرض
آفس سفینہ پرنٹنگ ملز مندر گلی لائلپور

سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ: محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

کپڑے کا اعلیٰ مرکز

○ بنارسی ساڑھیاں ○ سوٹ ○ لہنگا سیٹ ○ گرم سوٹنگ

اور ملبوسات ہر قسم

لائل پور کی مشہور قدیمی دوکان!

مُراد کلاتھ ہاؤس

ریل بازار۔ لائل پور

فون ۲۷۴۰ ، ۴۴۶۷

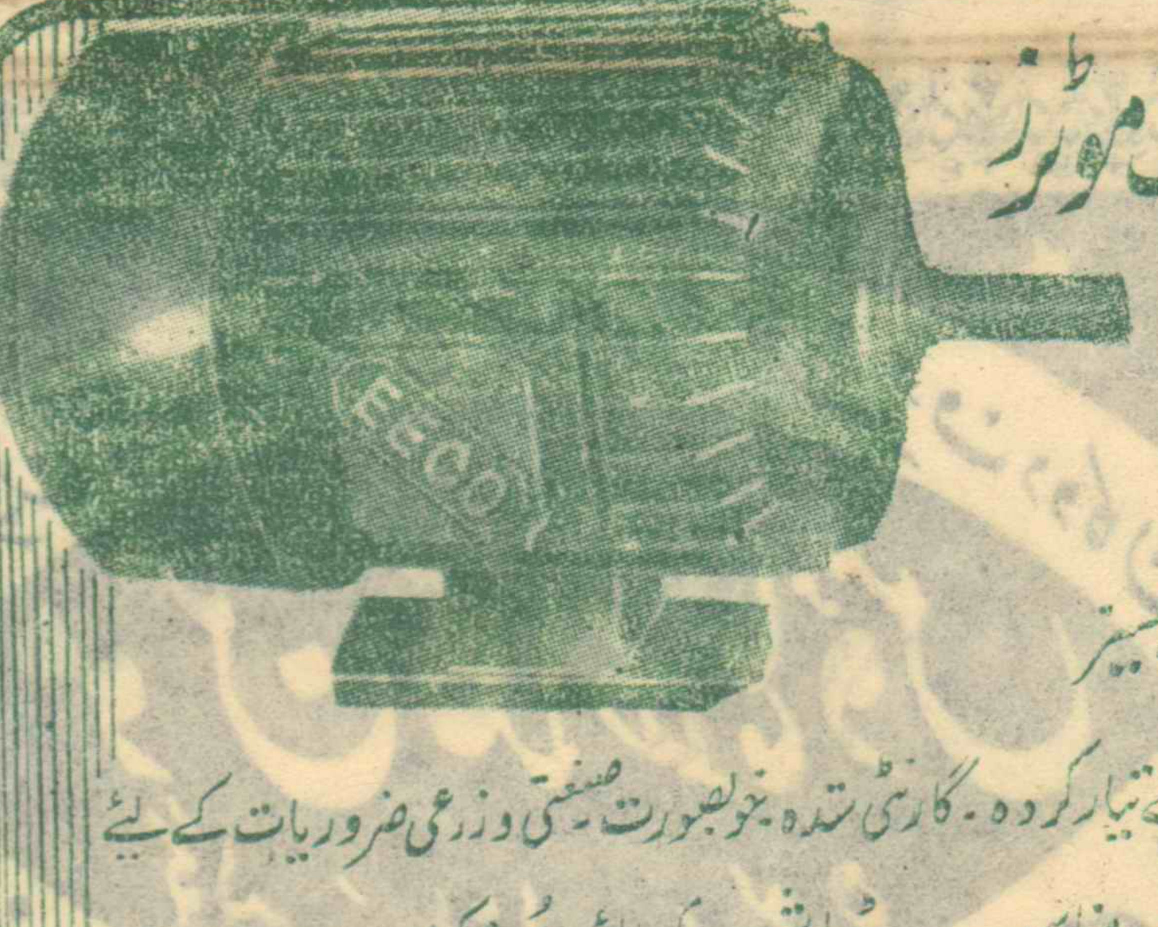

ایکو الیکٹرک موٹرز

۱/۲ تا ۱۰ ہارس پاور

تھری فیز

امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ۔ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لئے

قیمت مناسب ــــ ڈیلر شپ کے لئے رجوع کریں

ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ۔ گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۲۱۶۵

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیکل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر

۵۳۔ فیروزپور روڈ ــــ بالمقابل تھانہ اچھرہ ــــ لاہور

فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

گورنمنٹ سے منظور شدہ

پاکستان کے سب سے پرانے باڈی بلڈرز

ٹیلیفون ۶۴۳۵۹ — قائم شدہ ۱۹۲۰ء

لائسنس نمبر ۱۲/۶۵

میسرز: محمد اسمٰعیل اینڈ سنز

موٹر باڈی بلڈرز ۔ ۱۱۶ کشمیر روڈ۔ راولپنڈی

بہترین اسٹیل بس باڈیاں ○ ووڈن اینڈ اسٹیل ٹرک باڈیز

پٹرول ٹینکرز ــــ واٹر ٹینکرز ــــ اسٹیشن ویگن

ــــ باڈی بنانے والا ادارہ ــــ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

فون نمبر: ۶۲۶۱۸

کو ہمیشہ یاد رکھیے

سونے اور چاندی کے اعلیٰ و معیاری ○ عروسی زیورات

نیز

مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۳۶۸۱

کو یاد فرمائیں

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں

اور

پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس

اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات سے

فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰ منٹگمری روڈ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۶۳۳۱۱ ۔ فیکٹری ۳۳۱۸۳۶

فون نمبر گھر ۶۰۰۵ ۔ ۴۱۵۱۳۱

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں (مینیجر)

زیور کی خرید و فروخت

اور نئے ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے

محمود گولڈ سمتھ

گول بازار ربوہ۔ فون ۶۸۱

پر تشریف لائیں

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۳۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہترین کپڑے کی مشہور و معروف دوکان

مومن کلاتھ ہاؤس

517

گولبازار - ربوہ

دیانتداری ہمارا نصب العین ہے!

ہر قسم کے سوتی و ریشمی دیدہ زیب ملبوسات مثلاً

فلیٹ کریپ - دولی کریپ - دولی شفون - دوپٹے جارجٹ شفون - کیمرک پرنٹ - لٹھا - پاپلین - بیاہ شادی کے سوٹ - ہملٹن - ساٹن - وائل پرنٹ - سوفینی - ٹائیٹرون - کے ٹی شرٹنگ - بستر سیٹ - پردہ کلاتھ

اور دیگر اقسام کے پارچات ہمارے ہاں تسلی بخش اور مناسب قیمت پر دستیاب ہیں

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان

نیو پاک جیولرز

۱۲ ذیلدار روڈ - اچھرہ - لاہور

فون: ۴۱۰۹۷۴

ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے
مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا
واحد مرکز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کی
دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی و فیشنی کوکے
ہر وقت دستیاب ہیں

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

خالص شہد

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

آپ کا اپنا تھری سٹار ایسنس

روح کیوڑہ

کیلا - سنگترہ - رس بھری - انناس - ونیلا

اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ، کریانہ مرچنٹ سے
طلب کریں!

سٹاکسٹ: آرسیکو ٹریڈرز

صابن بازار لائل پور - فون نمبر ۸۲۱۵

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

فون نمبر: ۵۲۶۲۳

سونے اور چاندی کے زیورات
کی
خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ

فون نمبر ۵۵

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶ - نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور پر

تشریف لائیے

فون نمبر: ۶۰۲۲۰

الفضل سے آپ کا تعاون یہ بھی ہے کہ اسے خود خرید کر پڑھیں۔ (مینیجر)

الفضل آپ کا اپنا واحد ترجمان ہے اس میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے (مینیجر)

اپنی مصنوعات کو غیر ممالک میں متعارف کرانے یا غیر ممالک سے مال درآمد کرنے کیلئے
آپ کا اپنا ادارہ

اے چوہدری اینڈ کمپنی

امپورٹرز اینڈ ایکسپورٹرز

۲۵ - برانڈرتھ روڈ - پوسٹ بکس ۱۷۹۵ لاہور

فون نمبر ۵۸۲۴۲

کاغذ اور گتہ

بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

پیپر کارنر - گنپت روڈ - لاہور

فون نمبرز: ۶۳۵۲۳/۵۳۱۱۲ پر تشریف لائیے

ملک عبداللطیف ستکوہی - فون نمبر ۶۲۵۱۶

ملک محمد حنیف - فون نمبر ۶۲۵۱۸